نمبر ۷۵ | مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء یوم جمعہ | مطابق ۲۶ شوال سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ روزانہ عصر کے بعد قرآن شریف کا درس دیتے ہیں ؛

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب خاص طور پر صحت کی دعا فرمائیں ؛

۲۳۔ مارچ مولوی عبد السلام صاحب عمر ابن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہاں دختر متولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ مولوی فاضل لالہ موسیٰ کے قریب ایک گاؤں میں غیر احمدیوں سے مناظرہ کے لئے بھیجے گئے ؛

لندن میں تبلیغ اسلام

مجھے نہایت افسوس ہے۔ کہ ایک لمبے عرصہ سے لنڈن مشن کے متعلق کوئی رپورٹ نہیں بھیج سکا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تبلیغ کا کام بھی اور جو لوگ داخل سلسلہ عالیہ ہو چکے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کا کام بھی عمدگی سے چل رہا ہے۔ اس ملک میں تبلیغ کے رستے میں جو مشکلات حائل ہیں۔ ان کا ذکر کسی قدر پہلی رپورٹوں میں آچکا ہے۔ انفرادی طور پر کئی لوگ اور بعض خاندان زیر تبلیغ ہیں۔ اور اچھا اثر لے رہے ہیں۔ بعض لوگوں کو ہمارے احباب ترغیب دے کر جمعہ اور اتوار کے روز مسجد میں لے آتے ہیں علاوہ خطبہ جمعہ اور قرآن مجید کے درس کے ایسے لوگوں کو علیحدہ طور پر بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ جو دوست ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ وہ نہایت مخلص ہیں۔ اور چندہ بھی قریباً تمام دوست دینے لگ گئے ہیں۔ ہندوستانی دوست اکثر ماہوار شرح سے دیتے ہیں۔ انگریز دوست ہفتہ وار شرح سے۔ ہندوستانی احباب کے چندہ کی وصولی کا کام چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے سپرد ہے۔ اور انگریز احباب کا مسٹر خیر اللہ ولز کے۔ دونوں دوست اس کام کو نہایت محبت اور توجہ سے سرانجام دیتے ہیں اور سب کے ساتھ مناسب حکمت کے ساتھ پیش آتے ہیں ؛

مسلمان طلباء

اکثر دوستوں کا اخلاص اور دینی پابندی نہایت ہی قابل تعریف اور قابل رشک ہے۔ اس ملک کی آزادی اور مردوں عورتوں کے

گورنمنٹ پنجاب نے آریوں کی فتنہ خیز کتاب "نیوگ کی قلابستی" ضبط کر لی ہے ؛

اختلاط کی موجودگی میں ہمارے ہندوستانی طالب علموں کا عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے سے پرہیز کرنا بہت خوش کن ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی قوت قدسیہ کا نتیجہ۔ ان دوستوں کی مسجد میں حاضری بھی اطمینان بخش ہے۔ جتے الوسع ہر جمعہ اور اتوار کو مسجد میں آتے ہیں۔ اور علاوہ اپنے دینی فرائض سرانجام دینے کے دوسرے لوگوں کی خاطر و مدارات کرنے میں بھی قابل شکریہ مدد دیتے ہیں۔ جن لوگوں کے مکانوں میں ہمارے احباب رہائش رکھتے ہیں۔ ان پر ان کی نیک چلنی کا خاص طور پر اچھا اثر ہے۔ چنانچہ جس مکان میں شیخ عبد الرحیم صاحب تاجر رہا کرتے تھے۔ اور اب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب مقیم ہیں۔ ان کی لینڈ لیڈی اس بات سے بہت متاثر ہے۔ اور زیادہ تر اسی لحاظ سے اسلام کی عمدگی کی قائل ہے۔ جہاں کوئی شخص کوئی بات ہمارے یا ہمارے ملک یا دین کے خلاف اس کی موجودگی میں کہے۔ وہ اپنی آواز ہماری حمایت میں اٹھائے بغیر نہیں رہتی۔ عزیزان چوہدری اسد اللہ خاں اور چوہدری عبد الحمید کی لینڈ لیڈیاں بھی اسی طرح قائل ہیں۔

نومسلمین کی تعلیم و تربیت

انگریز مسلمان مردوں۔ عورتوں میں سے بھی اکثر غیر عورتوں مردوں سے مصافحہ کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ چنانچہ مس فاطمہ ٹرجیٹ نے اُس نوجوان کے ساتھ جس سے اسکی بہن کی نسبت ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ مصافحہ کرنے سے باوجود اپنی والدہ کی ناراضگی کے انکار کر دیا۔ اور ایک دوسری خاتون مس ثریا نامی نے جہاں وہ ملازم ہے۔ وہاں کے اعلےٰ کارکن کے ساتھ دینی ممانعت کا عذر پیش کر کے مصافحہ کرنے سے معذرت کر دی۔

اتوار کے روز قرآن مجید کا درس دیا جاتا ہے۔ پارہ دوم کے آٹھویں رکوع تک درس ہو چکا ہے۔ رمضان شریف کا رکوع نہایت موقعہ پر آگیا۔ اور اس ماہ کی ذمہ واریاں۔ احکام۔ اور فوائد بہت حتے الوسع اچھی طرح سمجھائے گئے۔ بہت سے دوستوں نے روزے رکھے۔ بعض معذور تھے۔

بعض سوسائیٹیوں کی طرف سے دعوتیں آنے لگی ہیں۔ کہ ہمارے ہاں آکر لیکچر دو۔ چنانچہ موقعہ آنے پر یہ لیکچر دئے جائیں گے۔

ریویو آف ریلیجنز کے لئے مضامین

ریویو آف ریلیجنز کے تیار کرنے میں ہمیں بڑی مشکل اس بات کی پیش آتی ہے۔ کہ احباب جماعت میں سے دوست مضامین نہیں بھیجتے ہیں۔ اور مقامی طور پر تمام رسالے کے لئے مضامین کا تیار کرنا نہایت مشکل ہے۔ تمام اہل قلم احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس طرف توجہ فرمائیں۔

قابل اعتراض رسالہ کے خلاف آواز

ولایت سے ایک ماہواری رسالہ Britannia & Eve نکلتا ہے۔ اس کے جنوری کے پرچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ایک نہایت گندہ مضمون چھپ گیا۔ بعض مسلمان طالب علموں کی نظر میں وہ مضمون گذرا۔ تو انہوں نے ہمیں توجہ دلائی۔ اس پر اول تو ایک جلسہ کیا گیا۔ تا اس معاملہ پر غور کیا جائے۔ اس میں اکثر ہندوستانی بعض فارسی اور مصری طالب علم بھی موجود تھے۔ ووکنگ مسجد کے امام بھی۔ صوفی عبد القدیر صاحب اور چوہدری اسد اللہ خاں موجود تھے۔ اس مجلس میں ایک ریزولیوشن اظہار ناراضگی کے طور پر پاس کیا گیا۔ مگر آخری فیصلہ یہ ہوا۔ کہ اول رسالہ مذکور کے اڈیٹر کو مل کر اسے معافی مانگنے۔ اور رسالہ میں شائع کرنے پر مجبور کیا جائے نیز انڈیا آفس اور فارن آفس کے ذمہ وار حکام کو توجہ دلائی جائے اس دوران میں انڈیا آفس کے حکام کے نوٹس میں یہ مضمون خود بخود آگیا۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے خود ہی رسالہ مذکور کے ایڈیٹر کو اس مضمون کے چھاپنے پر سخت ملامت کی ہے۔ اور تقاضا کیا ہے۔ کہ اس کی طرف سے آئندہ رسالہ میں معذرت شائع ہو۔ نیز انہوں نے گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس رسالہ کی وجہ سے جو ناراضگی اہل اسلام میں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس کا تدارک کیا جائے۔ انڈیا آفس نے صرف چٹھی لکھی تھی۔ میں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو تار دینی چاہیئے۔ تاکہ فوراً کارروائی کی جائے۔ اور فتنہ کا سدباب جلد ہو جائے۔ اس تجویز پر ابھی عملدرآمد نہیں ہوا تھا۔ کہ اتنے میں گورنمنٹ آف انڈیا کی اپنی تار اس مضمون کی پہونچ گئی۔ کہ ہمارے نوٹس میں یہ مضمون آیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہم نے Sea Customs act کی دفعہ ۱۹۔ کے ماتحت اس رسالہ کا داخلہ ہندوستان میں بند کر دیا ہے۔ اور جو کاپیاں پہونچ چکی ہیں۔ انہیں گورنمنٹ خود بخود ضبط کرے گی۔ اس کی اطلاع ہمیں انڈیا آفس نے سرکاری طور پر دی۔ اس کے علاوہ میں کل شام کو اس رسالہ کے ایڈیٹر سے ملا۔ امام مسجد ووکنگ بھی مجھ سے پیشتر مل چکے تھے۔ ایڈیٹر موصوف نے ذاتی طور پر بڑے افسوس کا اظہار کیا اور وعدہ کیا۔ کہ اگلے پرچہ میں (جو اپریل کا ہے) معذرت شائع کرنے کے علاوہ پورے ایک صفحہ کا مضمون میرے اور امام صاحب ووکنگ مسجد کے دستخطوں سے اس رسالہ میں شائع کر دیں گے چونکہ اپنی غلطی کی اس سے زیادہ اور تلافی وہ کر نہیں سکتے تھے اس لئے ہم نے ان کی اس تجویز کو منظور کر لیا۔

قبولیت دعا کا اثر

اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہاں کے بعض لوگوں کو ہماری دعاؤں کی قبولیت کے متعلق عجیب طور پر حسن ظن پیدا ہو رہا ہے ایک نہایت معزز شخص نے مجھ سے چند امور کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ان میں سے ایک مقصد تو بہت جلد حاصل ہو گیا۔ اور ان کا خط اور شکریہ سے پُر تار موصول ہُوا۔ دوسری دعا ایک مشکل کام کے متعلق تھی۔ اسے بھی اللہ تعالےٰ نے شرف اجابت بخشا۔ جس کے لئے بھی صاحب موصوف اور ان کی اہلیہ مکرمہ نے نہایت شکرگذاری کا اظہار کیا۔ تیسری ان کی اپنی صحت کے متعلق تھی۔ اس کی قبولیت کے بھی آثار بفضلہ نمودار ہو رہے ہیں۔ ایک اور معزز دوست نے جو گرجا کے پادری ہیں۔ اور جن کی بیوی کی صحت یابی کے لئے میں دُعا کر رہا تھا۔ لکھا۔ کہ اگر آپ خاص طور پر دعا نہ بھی کر سکیں۔ تو چونکہ آپ کی دلی توجہ اس امر کی طرف مبذول ہے۔ خدا تعالےٰ نیک لوگوں کی خواہشات کا احترام کرتا ہُوا اپنی قضا کو ان لوگوں کے ارادوں کے مطابق ڈھال دیتا ہے۔

ایک مخلص بھائی

ہاں یہ لکھنا رہ گیا۔ کہ دفتری کاروبار میں عزیز مسٹر مبارک احمد فیولنگ بہت قابل قدر امداد دیتے ہیں۔ اور تمام دوسرے احباب کی نسبت بہت زیادہ وقت ہر ہفتے کے اخیر میں مسجد میں گذارتے ہیں۔

قادیان کا مذبح

قادیان کے مذبح کے متعلق ایک ممبر پارلیمنٹ کے ذریعہ جناب وزیر ہند کو توجہ دلائی گئی۔ تو انہوں نے ممبر موصوف کو اطلاع دی۔ کہ اب معاملہ نے جماعت احمدیہ کے حسب پسند خاطر خواہ صورت اختیار کر لی ہے۔

درخواست دُعا

بزرگان سلسلہ عالیہ اور احباب سے درخواست ہے کہ لنڈن مشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمایا کریں۔ نیز ہماری ایمانی ترقی اور اصلاح نفس کے لئے بھی۔

خاکسار فرزند علی عفا اللہ عنہ امام مسجد لنڈن ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۰ء

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دُعا

۱۔ میری اہلیہ دو اڑھائی ماہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد بدر الحسن سلیم لاہور۔

۲۔ بابو گلاب خاں صاحب امیر جماعت مین پوری کی طبیعت عرصہ سے خراب ہے احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیاز مند محمد عبد الحفیظ فضیل کرہل

اعلان نکاح

۱۔ حمیدہ دختر چوہدری عبد العزیز گوجرہ منڈی کا نکاح بشیر احمد پسر نصیر الدین احمدی امرتسر کے ساتھ پانچسو روپیہ مہر پر ۲۔ رشیدہ بیگم دختر چوہدری عبد العزیز گوجرہ منڈی کا نکاح عبد المجید پسر برکت علی ساکن باغبانپورہ ضلع لاہور کے ساتھ مہر پانچسو روپیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

تحقیقاتی حج کمیٹی کی رپورٹ

حاجیوں کے آرام و آسائش کے متعلق سفارشات

حاجیوں کی تکالیف کے انسداد کا سوال کئی بار اٹھا لیکن بغیر کسی مؤثر اور مفید کارروائی کے معرض تعویق و التوا میں پڑا رہا۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں جب گورنمنٹ بمبئی نے چند تجاویز پیش کیں۔ تو موجودہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے جن کی ادارت میں شائع ہونے کا اس وقت الفضل ؔ کو فخر حاصل تھا۔ نہ صرف ان تجاویز کے حسن و قبح پر نہایت تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی بلکہ اپنے عینی مشاہدات کے رو سے حجاج کی تکالیف اور پریشانیوں کا نہایت مؤثر نقشہ کھینچتے ہوئے ان کے انسداد کے لئے اپنی طرف سے چند اہم تجاویز بھی پیش فرمائیں۔ جو گورنمنٹ ہند میں بھیج دی گئی تھیں۔ اور وہاں سے اطلاع ملی تھی۔ کہ محکمہ متعلقہ کو روانہ کر دی گئی ہیں۔ پھر جب سنہ ۱۹۱۴ء میں گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کو حجاج کی تکالیف اور ان کے انسداد کی تجاویز کے متعلق اظہار رائے کا موقعہ دیا۔ تو اس وقت پھر آپ کی ہدایات کے ماتحت الفضل ؔ نے اس بارے میں کئی مضامین شائع کئے۔ اور حکومت کو پُر زور اور مدلل طریق سے توجہ دلائی ؎

اس کے بعد کئی سال تک یہ امر معرض تعویق میں پڑا رہا۔ آخر حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب ممبر اسمبلی کی تحریک پر حکومت ہند نے ایک تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر منظور کیا۔ جو ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۲۹ء کو ایک انگریز اور ۸ معزز مسلمان اصحاب پر مشتمل مقرر کی گئی۔ اس نے ضروری تحقیقات کے بعد ۳۔ دسمبر ۱۹۲۹ء کو رپورٹ مکمل کی۔ جسے ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء گورنمنٹ ہند نے شائع کیا۔ اس کی ایک کاپی ہمارے پاس بھی بھیجی گئی ہے ؎

ساری رپورٹ سترہ ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں تمام مسائل اور معاملات متعلقہ پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ ضمیموں سمیت رپورٹ کے ۲۱۳ صفحے ہیں۔ کمیٹی کے سوالات کے جواب میں مختلف صوبوں کے ۲۴۷ آدمیوں نے تحریرات بھیجیں۔ جن میں سے اکانوے اصحاب نے کمیٹی کے روبرو شہادتیں دیں۔ ۳۷ اصحاب نے بغیر کوئی تحریر بھیجنے کے زبانی شہادتیں دیں ؎

کمیٹی کے خلاصہ سفارشات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے حجاج کے آرام و سہولت کے لئے بہت سی سفارشات کی ہیں۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے ایڈیٹر الفضل ہونے کے زمانہ میں جو تجاویز اس بارے میں پیش فرمائی تھیں۔ اور جن کی اہمیت اپنے ذاتی مشاہدہ اور عینی واقعات سے ثابت کی تھی۔ وہ سب کی سب کمیٹی کی سفارشات میں آگئی ہیں۔ حتےٰ کہ ہر حاجی کے لئے واپسی ٹکٹ لازمی قرار دینے کی تجویز جس کی سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء میں مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ نے مذہب میں دست اندازی قرار دے کر سخت مخالفت کی تھی۔ اور جس سے متاثر ہو کر گورنمنٹ بمبئی نے بھی واپسی ٹکٹ لازمی نہ رکھنے سے اتفاق ظاہر کر دیا تھا۔ لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت بھی یہی فرمایا تھا۔ کہ "ہمارے خیال میں بہتر تو یہی ہے۔ کہ واپسی ٹکٹ کی خریداری لازم ہو"۔ (الفضل ۲۱۔ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء) اسے بھی ضروری قرار دیا ہے ؎

ذیل میں ہم حضور کی پیش کردہ تجاویز میں سے چند ایک درج کرتے ہوئے یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ تحقیقاتی حج کمیٹی نے انہیں اپنی اہم سفارشات کی بنیاد قرار دیا ہے:۔

پہلی اور سب سے اہم تجویز یہ تھی۔ کہ ہر حاجی کے لئے واپسی ٹکٹ کی شرط ضروری قرار دی جائے۔ تاکہ وہ لوگ جو کافی زاد راہ نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات و مصائب میں مبتلا ہوتے۔ حتےٰ کہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ انہیں باز رکھا جا سکے ؎

تحقیقاتی حج کمیٹی نے اس بارے میں یہ سفارش کی ہے کہ ہندوستان کی کسی بندرگاہ سے کسی حاجی کو اس وقت تک جہاز پر سوار نہ ہونے دیا جائے۔ جب تک وہ واپسی کے مصارف بطور امانت جمع نہ کرا دے ؎

چونکہ واپسی کے مصارف پیشگی ادا کرنے کی شرط کی پابندی کے لئے عوام کو رضامند کرنا ذرا مشکل بات تھی۔ اور اس میں گورنمنٹ کی دست اندازی عام بے چینی پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی تھی۔ اس لئے دوسری تجویز یہ پیش کی گئی تھی۔ کہ حج کا ارادہ کرنے والے نادار لوگوں کو روکنے کا اختیار نہ کسی انجمن کو ہونا چاہیئے۔ نہ کسی ڈپٹی کمشنر کو۔ جیسا کہ گورنمنٹ بمبئی نے تجویز پیش کی تھی۔ بلکہ جو محافظ حجاج کمیٹیاں قائم ہوں انہیں صرف اتنی ہدایت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ غُربا کو سمجھائیں۔ کہ ان کے دین میں حج اُسی پر فرض ہے جس کے پاس کافی سرمایہ ہو۔ تحقیقاتی حج کمیٹی نے اس پہلو سے یہ سفارش کی ہے۔ کہ حج کمیٹی کو ہر سال مصارف حج کا تخمینہ شائع کرنا چاہیئے۔ اور جن لوگوں کے پاس اتنا روپیہ نہ ہو۔ انہیں ارادہ حج فسخ کر دینے کی ترغیب دی جائے ؎

تیسری نہایت اہم تجویز جہازوں کے متعلق تھی چونکہ جہاز ران کمپنیاں بغیر کسی پابندی کے جب چاہیں۔ جہاز چلاتی ہیں۔ اس لئے جہاز کی روانگی کے انتظار میں حاجیوں کو بہت تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ اور ایسے لوگ جو صرف ضروری اخراجات لیکر جاتے۔ جہاز نہ ملنے کی وجہ سے زیادہ عرصہ رُکے رہنے پر بالکل تہیدست ہو جاتے۔ اور نہایت ابتر حالت میں مصائب اور مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ اس مصیبت کو دُور کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ جو جہاز ران کمپنی حاجیوں کو لے جانے اور لانے کا ذمہ لے۔ گورنمنٹ اس سے یہ شرط کرے۔ کہ حج کے دنوں میں باقاعدہ اوقات مقررہ پر جہاز چلانے کی ذمہ وار ہوگی ؎

تحقیقاتی حج کمیٹی نے اسے اس صورت میں پیش کیا ہے جہازوں کی روانگی کی تاریخیں مقرر ہوں۔ روانگی سے کم از کم ایک مہینہ قبل اعلان کر دیا جائے۔ مرکزی حج کمیٹی بندرگاہ کی حج کمیٹی اور جہاز ران کمپنیاں باہمی مشورہ سے حج سے پانچ چھ ماہ قبل جہازوں کی روانگی کے پروگرام مکمل کر دیں۔

رمضان کے بعد ہر بندرگاہ سے جہاز براہ راست جدہ جائیں۔ کوئی ایک آدھ جہاز بمبئی سے کراچی جائے۔ تو کم سے کم مدت ٹھیرے۔ موسم حج کے دوران میں ہر جہاز سے دس ہزار روپے کا بانڈ لیا جائے ؛

واپسی کا ٹکٹ لازمی قرار دینے کی صورت میں ایک مشکل یہ پیش آسکتی تھی۔ کہ اگر کوئی حاجی واپس نہ آنا چاہے۔ اور ارض حرم میں ہی سکونت پذیر ہو جائے۔ یا واپسی سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کا ادا کردہ واپسی کا کرایہ ضائع جائے گا۔ اس کے لئے یہ صورت تجویز کی گئی تھی۔ کہ حجاز میں اقامت گزین ہونے والے کو یا فوت ہونے والے کے وارث کو متوفی کی بقیہ رقم ادا کی جائے لیکن جو لاوارث حاجی فوت ہو جائے۔ یا سال تک واپس نہ آئے۔ اور ٹکٹ کی قیمت کا مطالبہ نہ کرے۔ اس کے ٹکٹ کی قیمت بجائے کمپنی کے خزانہ میں داخل ہونے کے حجاج کا انتظام کرنے والی کمیٹی کو دی جائے۔ تاکہ وہ حاجیوں کے آرام کے لئے اسے خرچ کرے ؛

تحقیقاتی کمیٹی نے اس بارے میں یہ رائے قائم کی ہے کہ کوئی حاجی جو جہاز پر سوار نہ ہوا ہو۔ اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے۔ جو حاجی حجاز میں وفات پا جائے۔ اس کی امانت اس کے وارث کو ملے۔ اگر دو سال میں کسی متوفی کا وارث رقم کا مطالبہ نہ کرے۔ تو اس کا حق طلب ضائع ہو جائے گا۔ لیکن اس طرح حاصل شدہ خاص سرمایہ کی صورت میں رکھا جائے۔ جو حج کمیٹی کی تحویل میں رہے۔ تاکہ اسے حاجیوں کی بہتری کے لئے استعمال کیا جا سکے ؛

غرض حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے نے ۱۹۱۳ء میں بحیثیت ایڈیٹر الفضل حاجیوں کے آرام و سہولت اور انسداد مشکلات اور تکالیف کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ تحقیقاتی حج کمیٹی نے اپنی اہم سفارشات کی بنیاد انہی پر رکھی ہے۔ اور بعض تفصیلات میں بہت مفید اور ضروری تجاویز پیش کی ہیں۔ جن کے لئے مسلمانان ہند ممبران کمیٹی کے بہت شکر گذار ہیں ؛

اب گورنمنٹ ہند کا فرض ہے۔ کہ اس رپورٹ کو جو ملک کے قابل اور معاملہ فہم اصحاب نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کر کے بڑے غور و خوض کے بعد تیار کی ہے۔ اور جس پر دو لاکھ کے قریب روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اسے جلد سے جلد قانون کی صورت دینے کی کوشش کرے۔ اگر تفصیلات میں کوئی بات قابل اصلاح ہو۔ تو مزید غور کرتے وقت اسے ملحوظ رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک اہم امور کا سوال ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ تمام سمجھدار مسلمان ان کے ساتھ متفق ہیں۔ اور ان کی سخت ضرورت محسوس کر رہے ہیں ؛

لنڈن میں لاوارث مسلمانوں کی تدفین کا انتظام

لنڈن میں فوت ہونے والے ان مسلمانوں کی جن کے خویش یا عزیز وہاں نہیں ہوتے۔ اسلامی احکام کے مطابق تجہیز و تکفین وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ مقامی افسران انہیں عیسائی قبرستان میں دفن کر دیتے اور بسا اوقات مختلف مذاہب کے چار پانچ انسانوں کی لاشوں کو ایک ہی گڑھے میں ڈال دیتے مسلمان میت کی یہ بے حرمتی دیکھ کر بعض درد مندوں نے اس کے متعلق انتظام کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے جس کے چیئرمین ایک انگریز لارڈ لیمنگٹن ہیں۔ اور وائس چیئرمین نواب ملک سر عمر حیات خان ٹوانہ۔ مصر۔ ایران اور عراق کی سفارتیں بھی اس کی ممبر ہیں۔ ہز میجسٹی شاہ فواد۔ ہز ایگزالٹڈ ہائینس نظام حیدر آباد۔ سر آغا خاں۔ اور بعض اور مقتدر روسا اس کے سرپرست ہیں ؛

اس کمیٹی کی سنہ ۱۹۲۹ء کی رپورٹ ہمیں موصول ہوئی ہے جس میں سارے سال کی آمد و خرچ کا پورا حساب درج ہے۔ اور اس کے صحیح اور درست ہونے کے متعلق آڈیٹرز کی رپورٹ بھی شامل ہے۔ کمیٹی کا جو سنہ ۱۹۲۵ء میں آنریبل سید امیر علی کی صدارت میں قائم ہوئی۔ منشا تھا۔ کہ دس ہزار پونڈ جمع کر کے اسے بطور سرمایہ رکھا جائے۔ اور اس کے منافع سے اخراجات چلائے جائیں۔ لیکن رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک صرف ۲۸۰۰۔ پونڈ جمع ہوئے ہیں جس سے دوران سال میں صرف ایک سو پچیس پونڈ پندرہ شلنگ کی آمد ہوئی لیکن اخراجات اس کے مقابلہ میں ۱۴۷ پونڈ ۱۱ شلنگ ہوئے۔ اور اس طرح کمیٹی پر اکیس پونڈ سولہ شلنگ کا بار پڑا۔ لنڈن میں ایک لاش کو دفن کرنے پر قریباً تیس پونڈ صرف ہو جاتے ہیں۔ اور رپورٹ کی اشاعت تک اس انتظام کے ماتحت بارہ میتوں کی تدفین ہو چکی ہے۔ جن میں ہندوستانی۔ عربی۔ اور ملائی مسلمان شامل ہیں۔ ان تمام کی قبروں پر کتبے نصب کروائے گئے ہیں۔ کمیٹی نے امداد کے لئے اپیل کی ہے۔ چونکہ اس نے جو کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اس لئے ہم صاحب استطاعت اصحاب سے اس کی امداد کی پر زور درخواست کرتے ہیں۔ تاکہ وہ مسلمان جو غریب الوطنی میں داعی اجل کو لبیک کہیں۔ انہیں اسی اعزاز و اکرام کے ساتھ سپرد خاک کیا جا سکے جو اسلام نے مقرر کیا ہے۔ امدادی رقوم حسب ذیل پتہ پر بھیجی جا سکتی ہیں ؛

Messrs Barclays Bank Ltd
54 Lombard Street
London, E.C. 3

ڈاکٹر انصاری اور ہندو اخبارات

ہندو ذہنیت بھی عجیب ہے۔ جب تک کوئی شخص ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملاتا رہے۔ اس کی توصیف و تعریف اور وطن دوستی و قوم پرستی کے راگ گاتے رہتے ہیں لیکن جونہی ان کی منشاء کے ذرا اختلاف کرے۔ اس میں انہیں ہزار عیب نظر آنے لگتے ہیں ؛

کون نہیں جانتا۔ کہ ڈاکٹر انصاری وہ شخص ہیں۔ جنہوں نے تمام مسلم قوم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہندوؤں کا ساتھ دیا۔ ہر طرح ان کے مقاصد کی تکمیل میں ممد و معاون رہے۔ اور ہندو اخبارات بھی ان کی تحسین میں رطب اللسان رہے لیکن اب جبکہ آپ نے گاندھی جی کی تحریک سول نافرمانی سے ذرا اختلاف ظاہر کیا ہے۔ وہی اخبار ان کے متعلق نہایت دیدہ دلیری سے واہی تباہی لکھ رہے ہیں۔ "ملاپ" ۲۰۔ مارچ لکھتا ہے :

"دہلی میں جب کبھی کسی پبلک جلسہ کی صدارت ڈاکٹر کے سپرد کی جائے۔ اور اتفاق سے یہ خیال عام ہو۔ کہ حکومت قانون کو حرکت دیگی۔ تو ڈاکٹر صاحب کو لازمی طور پر کسی نہ کسی والیٔ ریاست کے بیمار ہو جانے کی اطلاع پہونچ جاتی ہے۔ اور وہ دوائیوں کا بکس اٹھا کر دہلی سے سو سو کوس دور چلے جاتے ہیں۔ تاکہ محفوظ دامون رہیں"

یہ اس شخص کے متعلق ہندوؤں کا خیال ہے۔ جو آل انڈیا کانگریس کا صدر منتخب ہو چکا ہے اور ابھی کل تک ان کا ممدوح رہ چکا ہے ؛

ہندوؤں کو اعتراض نہ ہونا چاہئیے

کچھ عرصہ ہوا۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو مسلمان دوکانداروں سے ضروریات معیشت خریدنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ جہاں جہاں اس پر عمل ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے بہت فائدہ محسوس کیا۔ لیکن ہندوؤں نے نہ صرف اخباروں میں اس کے خلاف بے حد شور مچایا۔ بلکہ حکام کے پاس بھی شکائتیں کیں۔ کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کا بائیکاٹ کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ مگر اب یہی ہندو "انگریزی اشیاء کا بائیکاٹ" کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اعتراف کر رہے ہیں۔

"کسی بھی قوم کو اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے اقتصادی شستر استعمال کرنے کی اسی قدر ضرورت ہے۔ جسقدر پولیٹیکل ہتھیاروں کی" (پرتاپ ۲۰ مارچ)

اسی نقطہ نگاہ سے جب مسلمان ہندوؤں کے پنجہ ستم سے نکلنے کے لئے اقتصادی ہتھیار استعمال کریں۔ تو ہندوؤں کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئیے ؛

حضرت امام جماعت احمدیہ کا تعلق باللہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ واتقوا اللّٰہ ویعلمکم اللّٰہ (سورہ بقرہ ع ۳۹) کہ اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ وہ تمہیں حقیقی علم عطا کرے گا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ (واقعہ ع ۳) کہ قرآن کے حقائق و معارف صرف پاک لوگوں پر کھلتے ہیں۔ ایک اور مقام پر فرمایا۔ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا (البقرہ ع ۳۷) کہ جسے علم قرآن دیا گیا۔ اسے خیر کثیر عطا کی گئی ۔

مندرجہ بالا آیات قرآنی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ قرآن مجید کے حقائق و معارف صرف پاک اور متقی لوگوں پر منکشف کئے جاتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر جس کے لئے علوم قرآنی کے دروازے سب سے زیادہ کھلیں۔ وہ سب سے بڑھ کر متقی۔ خدارسیدہ اور پاکباز انسان ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

"اول فضیلت اور کمال کسی ولی کا یہ ہے۔ کہ علم قرآن اس کو عطا کیا جائے۔ کیونکہ وہی تو ہم مسلمان لوگوں کا مقتدا اور پیشوا و ہادی و رہنما ہے۔ اگر اس سے بے خبری ہوئی۔ تو پھر قدم قدم پر ہلاکت اور موت ہے...... وہ (اللہ تعالےٰ) آپ فرماتا ہے۔ کہ میں جسکو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں۔ اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں۔ اور نیز فرماتا ہے۔ کہ جس کو چاہتا ہوں۔ علم قرآن دیتا ہوں۔ اور جس کو علم قرآن دیا گیا۔ اسکو وہ چیز دیگئی۔ جسکے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۳)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ کسی شخص کی پاکبازی۔ تقویٰ اور طہارت معلوم کرنے کے لئے سب سے بڑا معیار اسلام کے نزدیک اس کی قرآن دانی ہے۔ اور جو شخص قرآن فہمی اور حقائق دانی میں فرد ہو۔ وہ یقیناً دوسروں سے بڑھ کر پاکباز متقی اور مقرب بارگاہ الٰہی ہے ۔

اس قرآنی معیار کے رو سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے پاکباز اور خدا تعالےٰ کے مقرب ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے حضور کو قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے۔ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضور بارہا اس بارے میں چیلنج دے چکے ہیں۔ اور حال میں بھی ایک تقریر میں موجودہ زمانہ کے علماء کے ذکر میں فرمایا:۔

"میں نے کئی بار چیلنج دیا ہے۔ کہ قرعہ ڈال کر قرآن مجید کا کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں۔ تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو۔ غور کر لو۔ اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابلہ میں آکر تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں۔ یا ان پر" (الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۰ء صفحہ ۶ ۱۵)

یہ چیلنج منظور کرنے کی آج تک کسی بڑے سے بڑے مخالف کو جرأت نہ ہوئی۔ اس سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ مخالفین میں اس مقابلہ کی ہمت ہی نہیں۔ اور وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ کلام الٰہی کے حقائق و معارف کے دروازے ان پر بند ہو چکے ہیں۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے مقرب اور پاکباز ہونے کے سزاوار ہیں ۔

اشارات

"الفضل" کے مضامین بغیر حوالہ نقل کر کے اپنے بنا لینے کے عادی تو اکثر معاصرین ہیں ہی۔ اس کا مستقل عنوان "اشارات" بھی علمی ڈاکہ زنی سے نہیں بچ سکا۔ جہاں پنجاب کے ایک نئے معاصر روزنامہ "انصاف" نے اپنے تفریحی کالم کا عنوان "اشارات" اختیار کیا ہے۔ وہاں یو۔ پی کے پرانے ہمعصر "سرفراز" کو بھی یہی عنوان پسند آیا ہے۔ چونکہ یہ ہمارے قائم کردہ عنوان کے پسندیدہ اور دلکش ہونے کا ثبوت اور بہترین داد ہے۔ جو کسی اخبار کو اپنے معاصرین سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم گلہ کی بجائے شکریہ ہی ادا کرتے ہیں

خدا ان لیڈروں اور مولویوں سے بچائے۔ جو ہر بگولے کے ساتھ نہ صرف خود اڑنے لگ جاتے ہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کو بھی اڑائے پھرتے ہیں۔ جب گاندھی جی کا چرخہ نکلا۔ تو کئی ایک مولویوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چرخہ کی بے حد تعریف فرمائی ہے۔ اور چرخہ چلانا ضروری قرار دیا ہے۔ سب مسلمانوں کو چاہیئے۔ سارے دھندے چھوڑ کر چرخہ کاتنے لگ جائیں۔ اب گاندھی جی کی نمکین مہم کے متعلق کہا جا رہا ہے:۔

"مہاتما گاندھی نے قوانین نمک کی خلاف ورزی کے لئے جو اقدام کیا ہے۔ وہ عین حسب منشائے مبارک حضور سرور کائنات ہے"

(زمیندار ۱۹۔ مارچ)

اس راز سربستہ کا انکشاف "رفیق محترم ظفر علی" نے "مولانا سید انور شاہ" سے "استفسار" کرنے کے بعد کیا۔ اور مسلمانوں کو تلقین کی۔ "اس لحاظ سے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی اس اقدام میں پورا پورا حصہ لیں"

اگر "قوانین نمک کی خلاف ورزی" "عین حسب منشائے مبارک حضور سرور کائنات ہے" اور "مسلمانوں کا فرض ہے" کہ گاندھی جی کے ساتھ مل کر ان قوانین کی خلاف ورزی کریں۔ تو کیا یہ کہنے والوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں۔ کہ وہ سرور کائنات کے اس منشائے مبارک سے اس وقت تک آگاہ نہ ہو سکے۔ جب تک آپ کے ایک مکذب اور منکر نے قوانین نمک کی خلاف ورزی کے لئے اقدام نہ کیا۔ اور اگر اس سے قبل آگاہ تھے۔ تو کیوں انہوں نے اس منشاء کو پورا نہ کیا۔ اور کیوں اس فرض سے غافل رہے ۔

اب بھی جبکہ گاندھی جی کے صدقے اس "بہت بڑے فرض" اور "سرور کائنات کے منشائے مبارک" کا انہیں علم ہوا ہے وہ دوسروں سے ہی یہ کہنے پر اکتفا کر رہے ہیں۔ کہ "اس اقدام میں پورا پورا حصہ لیں"۔ لیکن خود ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ مزا تو جب ہے۔ کہ قوانین نمک کی خلاف ورزی کرنے کے لئے دور نہیں۔ تو کھیوڑہ ہی جا پہونچیں۔ کسی قانون کی پروا نہ کرتے ہوئے نمک پر قبضہ کر لیں۔ اور لوگوں میں مفت تقسیم کرنا شروع کر دیں ۔

افسوس یہ لوگ اپنی جہالت اور نادانی سے نہ صرف خود ذلت اور حقارت کے مورد بن رہے ہیں۔ بلکہ اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قابل مضحکہ بنا رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ دیدہ دانستہ محض ہندوؤں کے خوش کرنے کے لئے کر رہے ہیں ۔

بیماری گاندھی جی کے امتناعی حکم کی خلاف ورزی کرنے میں زیادہ بیباک ہوتی جا رہی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ "تقریباً ۱۲۔ والنٹیر بیمار ہو گئے ہیں۔ اور بیماروں کی فہرست میں ان کا نام درج کیا گیا ہے" (پرتاپ ۲۳ مارچ) "بیماروں کی فہرست" سے معلوم ہوتا ہے۔ گاندھی کیمپ اچھا خاصہ ہسپتال بنتا جا رہا ہے۔ اور اگر یہی رفتار رہی۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ منزل مقصود تک پہونچتے پہونچتے تمام کے تمام والنٹیر معہ گاندھی جی بیماروں کی فہرست میں نام درج کرا چکیں ۔

ویران اور سنسان مقامات پر دوامی قبضہ کا حق الو کو حاصل ہے۔ لیکن "ہندوستان ٹائمز" کے خاص نامہ نگار کے بیان کے مطابق "سابرمتی آشرم" سے گاندھی جی کی روانگی کے بعد وہاں سیاہ چہرہ کے لنگور قبضہ جما بیٹھے ہیں۔ چنانچہ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے:۔

"جو سڑک شہر سے آشرم کی طرف جاتی ہے۔ اور جہاں پہلے لوگوں، گاڑیوں اور موٹروں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ وہ اب قریباً سنسان ہے۔ پیدل چلنے والے بھی کبھی کبھار دکھائی دیتے ہیں۔ البتہ سیاہ چہرے کے لنگور اب ہر جگہ دکھائی دیتے ہیں" (پرتاپ ۲۲ مارچ) ۔ معلوم ہوتا ہے گاندھی جی اپنے ساتھ ہی آشرم کی ساری چہل پہل لیگئے۔ اور وہاں کا سب کچھ انکے دم ہی سے تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

توکّل کا حقیقی مفہوم

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے

مومن کا نام

متوکل رکھا ہے۔ اور مومن کی اس صفت کو اس قدر پسند فرمایا ہے کہ فرماتا ہے۔ جو لوگ متوکل ہو جاتے ہیں۔ ہم ان سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔

توکل کیا چیز ہے

اس کے متعلق مسلمانوں میں بڑی بحثیں ہُوئی ہیں۔ بعض نے اس کا صحیح مفہوم سمجھا۔ صحیح بیان کیا۔ اور اس پر صحیح طریق سے عمل کیا ہے مگر بعض نے غلط سمجھا۔ غلط بیان کیا۔ اور غلط طور پر ہی عمل کیا۔ اور افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں میں اس کا مفہوم وہی رہ گیا ہے۔ جو غلط ہے مسلمان توکل کے معنے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انسان کوئی کام نہ کرے۔ نکما ہو کر بیٹھ جائے۔ اور

دُنیا و ما فیہا سے بے خبر

ہو جائے۔ بلکہ اگر میں حقیقی طور پر اس شخص کی کیفیت بیان کروں۔ جسے آج کل متوکل کہا جاتا ہے۔ تو یہ بھی نہیں کہُونگا۔ کہ نکما ہو کر بیٹھ جائے۔ کیونکہ دُنیا میں کوئی انسان۔ بالکل نکما نہیں دیکھا گیا۔ ہر شخص کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتا ہے۔ خواہ وُہ کام اچھا ہو یا بُرا۔ جن لوگوں کو نکمے کہا جاتا ہے۔ وُہ بھی کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتے ہیں وُہ آوارہ گردی یا چوری یا کوئی اور بُرائی کرتے ہیں۔ غرضنکہ دنیا میں کوئی انسان نکما نہیں ملتا۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ کوئی تو

کام کا کام

کرتا ہے۔ اور کوئی بے فائدہ۔ لغو یا مضر کام کرتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو نکما کہنا بھی ٹھیک نہیں۔ بلکہ یہ بات حقیقت سے زیادہ قریب ہوگی۔ اگر کہیں۔ کہ وُہ ایسے کام کرتے ہیں۔ جن کے کرنے سے ان کی اپنی ذات کو یا دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا۔ مثلاً بیٹھے دوستوں سے باتیں کرتے رہے۔ یا عیاشی میں مشغول رہے یہ بھی کام تو ہے۔ مگر اس کا فائدہ کوئی نہیں۔ بلکہ نقصان ہے۔ یا بعض لوگ اِدھر کی بات اُدھر کر کے فساد کراتے رہتے ہیں۔ یہ بھی کام تو بے شک ہے۔ مگر فضول اور تباہ کن۔ یا بعض شراب نوشی۔ افیون یا دوسری مضر عادات کے عادی ہوتے ہیں۔ یہ بھی کام ہیں۔ لیکن مضر گویا متوکل جنہیں کہتے ہیں۔ وُہ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی ذات سے مذہب یا قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا۔ یوں تو وہ کام کرتے ہیں۔ مگر

مذہبی یا قومی کام

نہیں کرتے۔ ہم نے یہ کبھی نہیں سُنا۔ کہ کسی متوکل نے کھانا کھانا چھوڑ دیا ہو۔ بیوی کو طلاق دے دی ہو۔ بچوں کو گھر سے نکال دیا ہو۔ یا جائداد غربا میں تقسیم کر دی ہو۔ جو اپنی چیز ہے۔ اسے تو وُہ

خُوب سنبھال کر

رکھتے ہیں۔ لیکن جو خُدا کے کام ہیں یا قومی حقوق ہیں۔ ان کے متعلق وُہ کہہ دیتے ہیں۔ توکل کرنا چاہئیے۔ جب کوئی ایسی بات ہو جو خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض ہو۔ تو کہدینگے۔ توکل کرو۔ اللہ تعالےٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن کھانا کھانے کا سوال ہو۔ تو سب سے پہلے ہاتھ دھو کر دستر خوان پر بیٹھ جائیں گے۔ وہاں یہ بھُول جاتے ہیں۔ کہ ہم تو متوکل ہیں۔ اگر بیوی بچوں میں آرام سے بیٹھ کر وقت گذارنے کا سوال ہو۔ تو وُہ ہرگز توکّل نہیں کریں گے۔ اگر دوستوں کی مجلس میں بیٹھ کر باتیں کرنی ہوں۔ تو کبھی نہیں کہیں گے۔ ہم متوکل ہیں۔ اپنے گھر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ خود ہی باتیں ہو جائیں گی۔ اگر کسی پر غصّہ آ جائے۔ تو اسے گندی سے گندی گالیاں دیں گے۔ اور کبھی یہ نہیں خیال کریں گے۔ کہ ہم متوکل ہیں۔ گالی کا جواب گالی دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری طرف سے فرشتے خود ہی اسے جواب دے دینگے۔ اس وقت تو ان کا توکل نہیں ٹوٹتا۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی بجا آوری کا سوال ہو۔ تو انہیں توکل یاد آ جاتا ہے :۔

مجھے

ایک واقعہ

یاد آ گیا۔ میں ایک دفعہ لاہور سے آ رہا تھا۔ ڈپٹی محمد شریف صاحب جو ان دنوں بیمار ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا کرے۔ میرے ساتھ تھے۔ ایک گاڑی کے سامنے بہت سے لوگ کھڑے تھے۔ ڈپٹی صاحب نے مجھے بتایا۔ کہ اس کمرہ میں ایک پیر صاحب بیٹھیں گے۔ جن کا فتوےٰ ہے۔ کہ جو شخص کسی احمدی سے بات کرے۔ اس کی بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے۔ میرا تو ارادہ تھا۔ کہ وہیں بیٹھوں۔ لیکن انہوں نے کہا۔ یہاں بیٹھنا مناسب نہیں۔ اور ہم دوسرے کمرے کی طرف چلے گئے۔ لیکن اتفاق سے اس درجہ کا کوئی اور کمرہ ہی نہ تھا۔ جس کا میرے پاس ٹکٹ تھا۔ اس لئے میں وہیں جا بیٹھا۔ جس وقت گاڑی چلنے لگی۔ تو ایک مرید نے پیر صاحب سے پوچھا۔ کیا کھانے کے لئے کچھ لاؤں۔ پیر صاحب نے کہا۔ نہیں۔ کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن جب گاڑی چل پڑی۔ اور ابھی پلیٹ فارم سے کچھ دُور گئی ہو گی۔ کہ پیر صاحب نے گاڑی سے سر نکال کر نوکر کو آواز دی۔ کچھ کھانے کو ہے۔ تو لاؤ۔ میرا بھُوک سے بُرا حال ہے۔ میں نے دل میں کہا۔ ان لوگوں کی حالت کا

ایک نمُونہ

تو یہ ہے۔ جو اس وقت نظر آیا۔ نوکر نے کہا۔ اس وقت تو کچھ نہیں۔ پیر صاحب نے فرمایا۔ خشک میوہ جو تھا۔ وہی لاؤ۔ نوکر نے خشک میوہ جو پشاور کی طرف سے آتا ہے۔ لا کر دے دیا۔ آپ نے اسے کھانا شروع کیا۔ لیکن معاً خیال آیا۔ ایک اور بھی آدمی پاس بیٹھا ہے۔ اس پر مجھے کہا۔ آپ بھی کھائیں۔ میں نے کہا۔ مجھے نزلہ کی شکایت ہے۔ اور ترش میوہ نزلہ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے معذور ہُوں۔ لیکن پیر صاحب نے کہا۔ کہ اللہ نے جو کرنا ہے۔ وُہ تو ہو کر ہی رہے گا۔ تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے۔ اس لئے آپ اس کا کچھ خیال نہ کریں۔ اور کھائیں۔ میں نے کہا۔ پیر صاحب بڑی غلطی ہُوئی۔ اور اس غلطی سے آپ کا بھی نقصان ہُوا۔ اور میرا بھی۔ ہم نے یُونہی ٹکٹ لئے اور پیسے خرچ کئے۔ اگر خدا تعالےٰ کو

ہمارا پہونچانا

منظور ہوتا۔ تو خود ہی پہنچ جاتے ٹکٹ لے کر گاڑی میں سوار ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ اس پر وُہ کہنے لگے۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اسباب بھی تو پیدا کئے ہیں

یہ کہا یہی تو میرا مطلب تھا جسے آپ تقدیر سے غلط ثابت کرنا چاہتے تھے۔ آخر میں نے ان سے دو انجیریں لے لیں۔ اور کہا کھاتا تو نہیں۔ لیکن لے لیتا ہوں وہ مجھ سے ایک دوست نے لے لیں۔ کہ جب پیر صاحب احمدی سے گفتگو کرنے کی وجہ سے کسی کے نکاح کے فسخ ہونے کا فتویٰ دینگے۔ تو میں یہ نکال کر ان کے سامنے رکھ دونگا۔ کہ پہلے آپ اپنا تو نکاح دوبارہ پڑھوائیں۔ تو آجکل لوگوں نے توکل کا

عجیب مفہوم

سمجھ رکھا ہے۔ جو کام اپنے مطلب کا ہوتا ہے۔ اسے تو کر لیتے ہیں۔ اور جو نہیں کرنا چاہتے۔ اس کے متعلق توکل کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ

توکل کا مفہوم

اللہ تعالےٰ نے سورۂ فاتحہ میں ایاك نعبد و ایاك نستعین میں بیان فرمایا ہے۔ ایاك نعبد و ایاك نستعین کے معنے توکل علی اللہ کے ہیں۔ توکل کے دو حصے ہوتے ہیں۔

عملی اور ایمانی

گویا یہ لفظ اپنے اندر دو شاخیں رکھتا ہے۔ ایک عمل اور دوسرا عقیدہ کے لحاظ سے۔ جو حصہ عمل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ میں نے اپنے کام کو پورے طور پر

خدا تعالےٰ کے سپرد

کر دیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی سے کہے۔ کہ میں نے اپنے نکاح کا معاملہ آپکے سپرد کر دیا ہے۔ تو کیا کبھی یہ بھی دیکھا ہے۔ کہ جس کے سپرد کیا گیا ہو۔ نکاح کرنیوالے کی جگہ وہی ایجاب قبول بھی کرے۔ کسی کے سپرد کر دینے کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ وہ اس کے لئے اپنے حسب منشا انتظام کرے۔ وہ کہتا ہے میں فلاں عورت سے تمہارا نکاح پسند کرتا ہوں۔ یہ کہتا ہے بہت اچھا مجھے منظور ہے۔ وہ کہتا ہے۔ میں تمہارے نکاح کے لئے فلاں تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ یہ کہتا ہے۔ بہت اچھا وہ کہتا ہے۔ میرے خیال میں اس قدر مہر مقرر ہونا چاہیئے۔ یہ کہتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اتنا زیور انہیں دینا چاہیئے۔ یہ اسے منظور کر لیتا ہے۔ لیکن ایجاب قبول خود اسے ہی کرنا پڑتا ہے۔ اور نکاح کا معاملہ کسی کے سپرد کر دینے کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ خود ہی عورت تلاش کرے۔ اپنے پاس سے زیور کپڑا دے۔ خود ہی مہر ادا کرے۔ اور آپ ہی جاکر کہہ آئے۔ کہ مجھے منظور ہے۔ بلکہ صرف یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ میں اپنا ارادہ کو چھوڑتا ہوں۔ اور جس طرح تم پسند کرو گے اسی طرح کرونگا۔ پس توکل کے معنے بھی یہی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو

نظام اور طریق عمل

مقرر کیا ہے۔ ہم اس پر عمل کریں گے۔ اور جس طرح وہ حکم دیگا۔ اسی طرح کرینگے۔ جس طرح نکاح کا معاملہ سپرد کر دینے والا کہتا ہے۔ کہ جو شرائط تم تجویز کرو گے۔ میں منظور کرونگا۔ جس جگہ نکاح پڑھوانے کے لئے مجھے کہو گے۔ جاؤنگا۔ اسی طرح توکل کا مطلب بھی یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو راستہ میرے لئے تجویز کر دیا ہے۔ میں اسی پر چلونگا۔ پس توکل کا عملی حصہ یہ ہے۔ کہ انسان کہتا ہے۔ اے الہ العالمین جو قواعد تو نے میرے لئے مقرر کئے ہیں۔ مجھے منظور ہیں۔ تو جو کہیگا۔ میں کروں گا۔ ایاك نعبد میں یہی بتایا ہے۔ کہ میں عملی طور پر اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اس کے مقابلہ میں اھدنا الصراط المستقیم فرمایا۔ یعنی اے خدا میں نے اپنے آپ کو پورے طور پر تیرے حوالے کر دیا ہے۔ اب آپ ہی بتائیے میں کیا کروں۔ اگر توکل کے یہ معنے ہوتے۔ کہ عمل ترک کر دیا جائے۔ تو اھدنا الصراط المستقیم کی کیا ضرورت تھی۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ میں نے تو توکل کر لیا ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ فرائض آپ اپنے پاس ہی رکھئے۔ اب مجھے کسی عمل کی کیا ضرورت ہے۔ مگر نہیں بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ میں نے تجھ پر کامل توکل کر لیا ہے۔ اب آپ ہی بتائیے میں کیا کروں مجھے عمل کا طریق بتائیے۔ کیونکہ میں نے آپ کی ہی ماننی ہے۔ آپ کے مقابلہ میں اور کسی کی ہرگز نہیں مانونگا۔ اس درخواست کا جواب آگے اللہ تعالےٰ نے الم سے والناس تک دیا ہے جب بندہ نے کہہ دیا۔ کہ میں تیری مرضی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاؤنگا۔ تو قرآن نازل ہوا۔ گویا توکل کا صحیح مفہوم یہ ہوا۔ کہ جس طرح خدا کہیگا۔ کروں گا۔ اور

قرآن کریم پر عمل

کروں گا۔ دوسرا اعتقادی رنگ ہے۔ یعنی نتیجہ کے لحاظ سے انسان یہ سمجھے۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ کریگا۔ وہی ہوگا۔ عمل کے لحاظ سے تو یہ کہے۔ کہ جو خدا کہیگا۔ وہی کرونگا۔ لیکن

نتیجہ کے لحاظ سے

یہ سمجھے کہ جو خدا کریگا۔ وہی ہوگا۔ اگر کسی طالب علم کے کئی استاد ہوں۔ تو وہ ان میں سے جس سے چاہے کوئی بات معلوم کر سکتا ہے۔ جب کئی طبیب ہوں۔ تو کسی ایک سے مشورہ لیا جا سکتا ہے لیکن جب ایک ہی ہو۔ تو اسی پر توکل کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان دعائیں بہت زیادہ کرتا ہے۔ جب یہ خیال ہو۔ کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جن سے میں عند الضرورت مدد لے سکتا ہوں۔ تو انسان زیادہ مضطرب نہیں ہوتا۔ لیکن جو یہ سمجھے۔ کہ ایک ہی در ہے۔ اور اس کے سوا میرا کوئی آسرا نہیں۔ تو اس خیال سے ہی وہ رو پڑتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں تجھے چھوڑ کر اور کہاں جاؤں۔ گویا توکل عملی انسان کو عمل میں اور توکل اعتقادی

دعا میں تیز

کرتا ہے۔ اسی لئے توکل کے بعد کہتا ہے۔ ایاك نستعین تیرا دروازہ چھوڑ کر میں کہاں جاؤں۔ اس طرح انسان کو عملی لحاظ سے بھی اور عقیدہ کے لحاظ سے بھی خدا پر توکل کرنا سکھایا جس سے دعامیں زیادہ رقت۔ درد اور جوش پیدا ہوتا ہے اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف اس طرح جھکتا ہے۔ کہ گویا اپنے آپ کو اسکی راہ میں مٹا ڈالتا ہے۔ اور یہی کا نام

حقیقی توکل

ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بعض لوگ باہر سے ملنے کے لئے آئے۔ چونکہ انہیں حد درجہ عشق تھا۔ اس لئے ضبط نہ ہو سکا۔ اور اونٹوں سے اتر کر فوراً دوڑتے ہوئے آپکے پاس پہنچے۔ آپ نے فرمایا۔ اونٹ باندھ آئے ہو انہوں نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ خدا کے توکل پر کھلے ہی چھوڑ دیئے ہیں آپ نے فرمایا۔ پہلے اونٹ کا گھٹنہ باندھو۔ پھر توکل کرو۔ یعنی عمل تم کرو۔ اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دو۔ مومن غیر مومن سے

زیادہ کام

کرتا ہے۔ صحابہ کرام رات دن مشغول رہتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسقدر عبادت کرتے تھے۔ کہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ کیوں اتنی دعائیں کرتے ہیں۔ کیا اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف نہیں کر دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں

شکر گذار بندہ

نہ بنوں۔ اگر توکل کے معنے یہ ہوتے۔ کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے۔ تو سب سے زیادہ اس پر عمل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ آپ سب سے بڑھکر متوکل تھے۔ مگر آپ سب سے زیادہ مشغول رہتے تھے۔ اور کوئی فرصت کا وقت آپ کا نہیں ہوتا تھا۔ پھر سب سے زیادہ توکل تو جنت میں ہو سکتا ہے مگر قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ وہاں بھی مشغولیت ہوگی جیسے فرمایا۔ فی شغل فاکھون۔ وہاں تو ہر چیز

خدا تعالیٰ کی طرف سے

ملتی ہے۔ اس لئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا چاہیئے تھا۔ مگر وہاں کے لئے بھی شغل کو نکرہ کے طور پر استعمال کر کے بتایا۔ کہ وہاں بڑا عظیم الشان کام کرنا ہوگا۔ فرق یہ ہے۔ کہ وہاں فاکھون ہونگے۔ یعنی انسان کام سے تنگ نہیں آجائیگا اور تھکیگا نہیں۔ بلکہ خوشی محسوس کریگا۔ اس کا

دائرہ عمل بہت وسیع

ہوگا۔ انسان تنگ اسی وقت آتا ہے۔ جب دائرہ عمل محدود ہو اس سے اس کے دل میں کوفت محسوس ہونے لگتی ہے مگر جنت

میں چونکہ دائرہ عمل بہت وسیع ہوگا۔اس لئے انسان کو دقت محسوس نہیں کریگا۔بلکہ کام کرنے کے باوجود اس کے اندر بشاشت قائم رہے گی۔پس مومنوں کو

متوکل بننا چاہیئے

خصوصاً اولاد کو متوکل بنانا چاہیئے۔مگر افسوس ہے۔کہ ہماری جماعت کے بہت سے لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔بیسیوں مرد، عورتیں اور بچے نکمے رہتے ہیں۔میں سالہا سال سے [دیکھ ر]ہا ہوں۔کہ بعض لوگوں کے لڑکے نہ پڑھتے ہیں۔اور نہ ہی [کوئی او]ر کام کرتے ہیں۔ماں باپ سمجھتے ہیں۔خدا تعالےٰ [ا]نہیں کو دے رہا ہے۔انہیں کھانے دو۔لیکن اتنا نہیں سوچتے۔کیا خدا تعالےٰ نے یہ اسقدر وسیع نظام اور یہ

تمام کائنات

کھانا کھانے کے لئے ہی پیدا کی ہے۔اس بوجھ کو تو کوئی بادشاہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔کہ اس کا بیٹا نکما رہے۔اور وہ خدا تعالےٰ کے سامنے یہ جواب دے۔کہ تو نے کھانے کو بہت دے رکھا تھا۔اسلئے میں نے اپنی اولاد کو کسی کام پر لگانا مناسب نہیں سمجھا۔قرآن کریم میں الموؤدۃ سئلت آیا ہے۔اور وہ اولاد جسے کسی کام کا نہیں بنایا جاتا۔وہ بھی اسی ذیل میں آتی ہے۔کھانے کے لحاظ سے تو گدھا یا بیل انسان سے بہت زیادہ کھا لیتا ہے۔مگر ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں بھیجا گیا۔انکے لئے قرآن نہیں اُتارا گیا۔کیونکہ وہ

دماغی طاقت

جس پر انسان کی قیمت کا انحصار ہے۔ان میں نہیں۔پس جو شخص اپنی اولاد کو کسی کام کا نہیں بناتا۔وہ انکے جسم کو تو تکلیف سے بچاتا ہے۔مگر

روح کو تباہ

کر دیتا ہے۔اولاد کی جڑیں کاٹ دیتا ہے۔اور وہ خدا تعالےٰ کے سامنے انہی لوگوں میں کھڑا ہوگا جن پر الموؤدۃ کا الزام لگے گا بے ہودہ وقت ضائع کرنا روحانیت کو مارنے والی چیز ہے۔اور جو انسان اپنی اولاد کو اس طرح تباہ کرتا ہے۔وہ خدا تعا[لےٰ] کی قدرتوں کو ضائع کرنے والا ہے۔اور یقیناً

خدا تعالیٰ کا دشمن

ہے متوکل تو خدا تعالےٰ کا محبوب ہوتا ہے۔مگر ایسا نکما آدمی دنیا میں ایک تو بتاؤ جو خدا کا محبوب بن گیا ہو۔بلکہ ایسا انسان تو محب بھی نہیں بن سکتا۔کیونکہ خدا تعالےٰ سے محبت بھی اسے ہی نصیب ہو سکتی ہے۔جو

وقت کی قدر

جانتا ہو۔اگر ایک آدمی خود بھی سست رہے۔اور اولاد کو بھی سست اور نکما رکھے۔تو وہ متوکل نہیں۔بلکہ توکل کا سخت مخالف اور

توکل کی جڑ کاٹنے والا

ہے۔ہمارے دوست جب وعدہ کر چکے ہیں۔کہ وہ دنیا میں ایک نئی جماعت بنکر رہینگے۔اور دنیا میں ایک پاک تبدیلی اور انقلاب پیدا کرینگے۔تو انہیں چاہیئے ایاک نعبد کی روح اپنے اندر پیدا کریں

دوسروں سے زیادہ محنت

کریں۔اور پھر نتیجہ کے لئے گھبرائیں نہیں۔بلکہ اسے خدا تعالےٰ پر چھوڑ دیں۔ہماری
بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں۔کہ فلاں آدمی کے پاس

سفارش کر دو

میں سفارش کو ایسا بُرا سمجھتا ہوں۔گویا یہ موت ہے۔مگر پھر بھی اس خیال سے کہ وہ برا نہ کہیں۔ہمارا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ کر تو دیتا ہوں۔مگر اسے

نہایت ناپسند

کرتا ہوں۔ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہی ہے۔جیسے کسی سے روپیہ تو نہ مانگا جائے۔لیکن چیز مانگ لی جائے۔کوئی شخص یہ تو نہیں کہتا۔کہ فلاں سے مجھے دس روپے لے دو۔لیکن یہ کہدیتے ہیں۔کہ کام کرا دو۔حالانکہ یہ بھی سوال ہی ہے۔

پس خود محنت کرنی چاہیئے۔اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے ہاں اگر کسی سے خود کوئی سلوک کیا ہو۔تو پھر اس سے مدد لینے میں کوئی حرج نہیں۔لیکن جس سے کوئی تعلق نہ ہو۔باہمی لین دین نہ ہو۔اسے خواہ مخواہ تکلیف دینا فضول ہے۔مومن کو متوکل ہونا چاہیئے۔اعمال میں سستی نہیں کرنی چاہیئے۔اور

دوسرے کا دست نگر

نہیں بننا چاہیئے۔اللہ تعالےٰ سے ہی دعا کرنی چاہیئے۔کہ وہ اپنے فضل سے سامان پیدا کر دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا شاید حضرت خلیفہ اول رضؓ

ایک بزرگ کا واقعہ

سنایا کرتے تھے۔ایسے بادشاہ کا حکم ملا۔کہ آپکے متعلق ہمارے پاس شکایت پہنچی ہے۔آپ فوراً حاضر ہوں۔وہ چل پڑے۔اور ابھی کوئی بیس میل گئے ہونگے۔کہ سخت طوفان اور بارش آ گئی۔وہاں اور تو کوئی پناہ کی جگہ نہ تھی۔ایک کٹیا نظر آئی۔اس کے اندر وہ گئے۔تو اندر ایک لنگڑا لُولا اپاہج پڑا تھا۔آپنے اس سے پوچھا بھئی اگر اجازت دو تو تھوڑی دیر یہاں آرام لے لوں۔اس نے آپکا نام وغیرہ پوچھا۔اور جب آپ نے اپنا نام اور مقام وغیرہ کا پتہ دیا۔تو وہ خوشی سے اُچھل پڑا۔اور کہا میرے تو بھاگ جاگ پڑے۔کہ آپ کی زیارت ہو گئی۔میں تو کئی سال سے دعا کر رہا تھا۔کہ خدا تعالیٰ آپ کی زیارت کا موقع دے۔اس بزرگ نے کہا بھو

تیری کشش

ہی مجھے یہاں لے آئی ہے۔اور بادشاہ کا حکم محض ایک بہانہ ہے۔ اتنے میں ایک سوار ادھر سے گذرتا ہوا نظر آیا۔اس نے ان بزرگ کو ایک تحریر دی۔کہ دراصل آرڈر دینے میں غلطی ہو گئی ہے۔آپ کو نہیں بُلایا گیا۔

جب انسان اللہ تعالےٰ پر توکل کرے۔تو وہ خود مددگار ہو جاتا ہے۔میرا یہ مطلب نہیں۔کہ

دوستوں سے مدد

بالکل نہ لی جائے۔ضرور لی جائے۔لیکن جس سے کوئی تعلق نہ ہو۔اس سے لینا ٹھیک نہیں۔کیونکہ یہ سوال ہے۔ہاں اگر خود کسی کا کام کیا ہو۔تو اس سے کام لینے میں کوئی حرج نہیں۔کام بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں۔ہمارا فلاں سے بڑا تعلق ہے۔کیونکہ میں نے ایک دفعہ اسے راستہ بتایا تھا۔حالانکہ کوئی تعلق نہیں۔پھر بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔کہ فلاں آدمی کو ہم نے

الیکشن میں ووٹ

دیا تھا۔حالانکہ یہ بھی کوئی احسان نہیں۔ووٹ آخر کسی کو تو دینا ہی تھا۔یہ تو ایسا ہی احسان ہے۔جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے۔کہ ایک شخص کسی کے ہاں مہمان گیا۔جب چلنے لگا۔تو میزبان نے کہا۔معاف فرمائیے۔گھر میں تکلیف ہونیکی وجہ سے میں آپکی اچھی طرح خاطر مدارات نہ کر سکا۔اس پر مہمان کہنے لگا۔تم بہت احسان نہ جتاؤ۔میرا بھی تم پر بڑا احسان ہے۔جب تم میرے لئے کھانا لانے گئے تھے۔میں تمہارے مکان کو آگ لگا سکتا تھا۔مگر میں نے نہیں لگائی۔ملک نے جدوجہد کی اور اپنے لئے حقوق مانگے۔اور ووٹ دینے کا حق لیا۔اب اگر ووٹ کسی معقول آدمی کو دیدیا۔تو یہ کوشش کی۔کہ ہمارا نمائندہ کوئی نامعقول نہ ہو جائے۔اور اس طرح اپنا فرض ادا کیا۔اور اپنا حق استعمال کیا۔اس شخص پر اس کا کیا احسان ہوا۔اب

مجلس مشاورت

میں انجمنوں کے جو نمائندے ہو کر آتے ہیں۔کیا جماعتیں ان پر کوئی احسان کرتی ہیں۔نہیں۔بلکہ یہ سمجھتی ہیں۔کہ ہماری طرف سے کام کرنے چلے ہیں۔اگر نمائندے دیانتداری سے کام کریں۔تو یہ

ان کا احسان

ہے۔کہ اپنا حرج کرکے اور اپنا کام چھوڑ کر ہمارا کام کرتے ہیں۔پس یہ ان کا احسان ہے۔نہ کہ ہمارا انپر یہ کوئی احسان نہیں۔اسلئے انکی بنا پر کسی کو تکلیف نہیں دی جانی چاہیئے۔

مومن کے اندر وقار اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد ہونا چاہیئے۔اور جب اس پر ایمان ہو۔تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی راہ نکال دیتا ہے۔پس دوستوں کو توکل پر اپنے کاموں کی بنیاد رکھنی چاہیئے۔اور اپنے اندر ایسا وقار پیدا کرنا چاہیئے۔کہ دوسرے سمجھیں یہ اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔لیکن اگر ہم بھی دوسروں کے دروازوں پر دستک دیتے پھریں تو لوگ یہی کہیں گے۔کہ انکے اندر توکل نہیں۔اللہ تعالےٰ ہمارے اندر حقیقی توکل پیدا کرے۔

کیا حضرت مسیحؑ کا مشن عالمگیر تھا

حضرت مسیحؑ ہمیشہ یہی کہتے رہے ہیں۔ کہ میں صرف بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ انہوں نے ہرگز یہ نہ فرمایا۔ کہ میں کوئی عالمگیر مذہب لیکر آیا ہوں۔ مگر آج عیسائی عیسائیت کے عالمگیر مذہب ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور اپنی جسارت میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں۔ کہ ایک ٹریکٹ بعنوان "عالمگیر مذہب" میں یہاں تک لکھدیا ہے۔

"بانیٔ اسلام کا یہ دعویٰ نہیں تھا۔ کہ اسلام سارے جہان کے لئے قابل عمل اور واجب الاتباع ہے۔ حضرت محمدؐ ایک محدود مشن لے کر دنیا میں آئے۔ لیکن حضور مسیحؑ کا مشن عالمگیر ہے۔ اور ان کا مذہب کل بنی نوع انسان کے لئے ہے" صـ۹

اس قدر غلط بیانی اور خلاف واقعہ دعویٰ محض ایک عیسائی کو ہی زیبا ہے۔ اسلام کی عالمگیری کا ایک عالم معترف ہے۔ اس کے اصول۔ اس کی تعلیم۔ اس کا زندہ نشانات و معجزات پر مشتمل ہونا وغیرہ امور اس کی شان عالمگیری کو نمایاں کر رہے ہیں۔ عیسائیت کو اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مضمون نویس کو خود اپنے دعویٰ کے متعلق لکھنا پڑا۔ "بادی النظر یہ ایک دعویٰ بے دلیل معلوم ہوتا ہے"۔ اور فی الواقع دعویٰ بے دلیل ہے بھی۔ تفصیل سے اغماض کرتے ہوئے ہم ذیل میں مختصر طور پر حضور مسیحؑ کے مشن کی عالمگیری کا جائزہ لیتے ہیں:۔

اناجیل کی شہادت

(۱) کنعانی عورت کے جواب میں حضرت مسیحؑ نے فرمایا۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ (متی ۱۵/۲۴)

(۲) بارہ حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجتے ہوئے فرمایا:۔

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا"۔ (متی ۱۰/۵)

(۳) مقدس پولوس نے یہودیوں سے مایوس ہو کر اور بطور احتجاج غیر قوموں میں تبلیغ کا اظہار کیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"پولوس یہودیوں کے آگے گواہی دے رہا تھا۔ کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ جب لوگ مخالفت کرتے اور کفر بکنے لگے۔ تو اس نے اپنے کپڑے جھاڑ کر ان سے کہا۔ کہ تمہارا خون تمہاری گردن پر۔ میں پاک ہوں۔ اب سے غیر قوموں کے پاس جاؤنگا" (اعمال ۱۸/۶)

(۴) غیر قوموں میں تبلیغ پر رسولوں میں مباحثہ کے متعلق لکھا ہے:۔

"جب پطرس یروشلم میں آیا۔ تو مختون اس سے یہ بحث کرنے لگے۔ کہ تو نامختونوں کے پاس گیا۔ اور ان کے ساتھ کھانا کھایا"۔ (اعمال ۱۱/۳)

اگر حضرت مسیحؑ نے عالمگیر مشن کا اعلان کیا ہوتا۔ تو سب رسولوں کو اس قدر تکرار کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ یہ تو ان کا فرض تھا۔ مگر پطرس نے بھی یہ جواب نہیں دیا۔ کہ کیا تمہیں پتہ نہیں۔ یسوع مسیح تو خود ہم سب کو ساری دنیا کے لئے مقرر کر گئے ہیں۔ کیونکہ یہ بات ہی غلط تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول طویل مباحثہ کے بعد بھی اسی پر قائم رہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"وہ پھرتے پھرتے فینیکے اور کپرس اور انطاکیہ میں پہنچے۔ مگر یہودیوں کے سوا اور کسی کو کلام نہ سناتے تھے"۔ اعمال ۱۱/۱۹

ان چار حوالجات سے بالبداہت ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح کا مشن عالمگیر نہ تھا۔ اور نہ ہی آپ نے اپنی حین حیات میں اس قسم کا کوئی دعویٰ کیا۔ بلکہ آپ نے اپنی تمام تر کوششیں "بنی اسرائیل کی بھیڑوں" کے لئے ہی وقف کر رکھیں اور آپ کو باقی دنیا سے کوئی سروکار نہ تھا۔

حضور مسیح کا مشن اور عیسائی مورخ

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور نے چیدہ چیدہ عیسائی مورخین کی مدد سے ایک کتاب "تاریخ مذہب" کے نام سے شایع کی ہے۔ اس کتاب میں خود عیسائی مؤلف نے تسلیم کیا ہے۔ کہ عیسائیت کے لئے ادعاء عالمگیری بعد کی ساخت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے، لکھا ہے:۔

(۱) "مسیح کی زندگی اسرائیلیوں کے مذہب کی پابندی میں گذری۔ اس کا خیال یہ تھا۔ کہ وہ اس مذہب کو اچھی طرح پھیلانے آیا ہے۔ اور نیز اس پر سے بے جا اور ناواجب زوائد یا قیود کو دور کرنے کے لئے۔ صرف اس کی ذات ضروری تھی"۔ صـ۱۸۶

(۲) "مسیح نے اپنے آپ کو کسی نئے مذہب کا بانی نہیں سمجھا بلکہ اپنے ہم وطنوں کے مذہب میں ایک خاص بات جاری کرنے والا۔ اسی لئے اس نے نئے مذہبی قوانین نہیں بنائے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو کچھ قوانین اس وقت پائے جاتے ہیں انہوں نے بعد میں نشو ونما پایا ہے"۔ صـ۱۸۵

(۳) "خود مسیح نے تو صاف طور پر یہ نہیں کہا۔ کہ اس کا مذہب تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ اس نے تو اپنے ہم وطنوں کے مذہب میں ایک تجدید کر کے اس میں زیادہ روحانیت پیدا کرنے کا ارادہ کیا تھا"۔ صـ۱۸۹

غرض حضرت مسیح نے کبھی بھولے سے بھی عالمگیر مشن کا دعویٰ نہ فرمایا۔ ہاں جو کچھ لفظی مساوات اور ظاہری عالمگیری نظر آتی ہے اس کا بانی پولوس ہے۔ نہ مسیح۔ تاریخ مذہب میں بھی لکھا ہے:۔

"پولوس رسول نے مسیحی مذہب کے عالمگیر مذہب ہونے کے مسئلے کو حل کیا۔ اور قدرے نزاع کے بعد یہ اصول تسلیم کر لیا گیا۔ کہ کلیسیا میں کوئی قومی امتیازات نہیں مانے جاسکتے"۔ صـ۱۹۰

پس یہ کہنا۔ کہ حضور مسیحؑ کا مشن عالمگیر ہے۔ مدعی سست (بلکہ منکر) او گواہ چست والی بات ہے۔

اسلام کی عالمگیری اور "تاریخ مذہب"

عیسائی مصنف کو طوعاً و کرہاً یہ بات لکھنی ہی پڑی۔

"اسلام میں عجیب و غریب بات یہ ہے۔ کہ اس نے بہت جلد ترقی کی۔ اور دنیا کے ایک بڑے حصے پر تسلط کر لیا۔ جتنی ترقی مسیحی دین نے صدیوں میں کی۔ اسلام نے سالوں میں کر لی۔ اس کی ابتداء کمزور سادی اور ادنےٰ درجہ کی تھی۔ مگر وہ بڑھتے بڑھتے قومی اور پھر عالمگیر مذہب بن گیا۔ وہ ہے بھی عالمگیر مذہب"۔ صـ۱۵۲

غرض اسلام کی عالمگیری کو تو خود عیسائی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ نہ معلوم اسلام سے مرتد عیسائی کیوں بے جا ہٹ دھرمی سے کام لے رہے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ عیسائیت بحیثیت مذہب نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں فیل ہو چکی ہے۔ اور پھر یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ "خدا کا مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جو اس کی عطا کردہ جسمانی برکات کی طرح سب کے لئے ہو۔ اور عالمگیر ہو"۔ اس لئے وہ خواہ مخواہ عیسائیت کو عالمگیر ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ ع

هل یصلح العطار ما افسد الدهر؟

(خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ قادیان)

رپورٹ نظارت بیت المال بابت فروری ۱۹۳۳ء

	چندہ عام	حصہ آمد	مستورات	خاص	صدقات	جلسہ سالانہ	میزان
آمد فروری ۱۹۳۳ء	۵۴۰۱	۳۹۱۰	۹۴	۷۷۸	۸۷۱	۵۲۴	۱۱۵۷۸
آمد تا جنوری ۱۹۳۳ء	۵۸۹۷۱	۴۰۵۹۸	۱۷۲۱	۱۸۱۱۸	۸۶۱۱	۱۸۶۸۸	۱۴۶۷۰۷
میزان کل تا ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء	۶۴۳۷۲	۴۴۵۰۸	۱۸۱۵	۱۸۸۹۶	۹۴۸۲	۱۹۲۱۲	۱۵۸۲۸۵
آمد ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء تک	۶۳۹۴۴	۳۸۳۹۰	۲۰۷۱	۲۸۴۷۳	۸۷۳۹	۱۲۷۰۲	۱۵۴۵۹۵
آمد جو بروئے بجٹ دس ماہ میں ہونی چاہیئے	۸۳۳۳۴	۴۵۰۰۰	۱۷۵۰	۲۵۰۰۰	۱۴۴۲۰	۱۷۴۰۰	۱۹۰۱۰۴

مذکورہ بالا نقشہ میں تین مقابلہ کئے گئے ہیں۔ پہلا مقابلہ تو سال گذشتہ کی ان ہی مدات کی آمدنی کا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ سوائے چندہ خاص کے باقی مدات میں کچھ نہ کچھ بیشی ہے۔ اور چندہ خاص میں ۹۴۷۷ کی کمی ہے۔ اس کمی کو چندہ جلسہ سالانہ نے ۶۵۱۰ کی رقم سے پورا کیا ہے۔ اور باقی مدات میں سے حصہ آمد نی ۶۱۱۸ کی رقم پوری کی ہے۔ اور اس طرح کل رقم میں بہ حیثیت مجموعی ۳۶۹۰ کی زیادتی ہے۔

دوسرا مقابلہ اس سال کی آمدنی کا بجٹ منظور کردہ مجلس مشاورت سے کیا گیا ہے۔ بجٹ کے مطابق بہ تفصیل ذیل مدات میں کمی و بیشی ہے۔

	کمی		بیشی
چندہ عام	۱۸۹۶۲	مستورات	۶۵
خاص	۶۱۰۴	جلسہ	۱۶۱۲
مقبرہ حصہ آمد	۴۹۲		
صدقات	۷۹۳۸		
	۳۳۴۹۶		۱۶۷۷
	۱۶۷۷		
اصل کمی بعد وضع بیشی =	۳۱۸۱۹		

بجٹ کی رو سے بہ حیثیت مجموعی اکتیس ہزار ساتسو انیس روپیہ کی کمی ہے۔ اس کے علاوہ قرضہ جات اور دوسرے بل ملا کر کل رقم واجب الوصول بذمہ صدر انجمن ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ جس کا پورا کرنا جماعت احمدیہ کا کام ہے۔

اس کمی کے اصل وجوہات یہ ہیں۔ کہ مجلس مشاورت میں جو بجٹ آمدنی منظور کیا گیا تھا۔ اس کے پورا کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی ہے۔ اگر جماعتیں ہر ایک مد کے چندہ کے بجٹ کو پورا کرنے کی طرف پوری توجہ رکھتیں۔ تو بجٹ آمدنی میں کمی نہ واقع ہوتی۔ خصوصاً چندہ خاص کے بجٹ میں ۳۰۰۰۰/ کی رقم منظور کی گئی تھی۔ لیکن اس کی آمدنی دس ماہ میں صرف ۱۸۸۹۶ ہے۔ اس مد میں ۱۲۰۴۰ کی کمی نمایاں طور پر ہے۔ اور چندہ عام کی مد میں ۱۸۹۶۲ کمی ہے۔

جو رپورٹ بیت المال کی طرف سے آٹھ ماہ کی جنوری ۱۹۳۳ء کے آخری عشرہ کے اخبار الفضل میں شایع ہوئی ہے۔ اس میں ہر ایک مد کا بجٹ اور وصولی دی گئی۔ اور جماعتوں کے تفصیلی حالات سے اطلاع کی گئی تھی۔ لیکن سوائے چند جماعتوں کے باقی نے توجہ نہیں کی۔ حالانکہ فروری ۱۹۳۳ء میں بیت المال کی طرف سے دستی لکھے ہوئے خطوط بھی ارسال کئے گئے تھے۔

جن جماعتوں کے چندوں میں خواہ چندہ عام میں ہو۔ یا خاص میں یا جلسہ سالانہ میں کمی ہے ان کے نام ذیل میں شایع کئے جاتے ہیں۔ اس سے غرض صرف یہ ہے۔ کہ جماعتیں اپنے اپنے بجٹوں کے مطابق اپنی کمی پورا کرنے کی خاص کوشش کریں۔ اور ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء کی شام تک نہ صرف پورا کریں۔ بلکہ بڑھا دیں۔ یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ مثل سال گذشتہ کے حساب ۳۰ اپریل کی تاریخ کو اپنے وقت پر بند کر دیا جائیگا۔ اس لئے ہر ایک جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے چندے ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء کی شام تک دفتر محاسب میں جمع کر کے رسید حاصل کر لے۔ جو رقم یکم مئی ۱۹۳۳ء کو داخل ہوگی۔ وہ آئندہ سال میں محسوب ہوگی۔

ان جماعتوں کے نام جن کے چندوں میں کمی ہے۔ مع مختصر تشریح کو درج ذیل ہیں۔ لدھیانہ۔ مالیر کوٹلہ (شیروانی کوٹ کے احباب کی طرف خصوصیت سے بقایا ہے) پٹیالہ (بہت توجہ کی ضرورت ہے) سنور (بجٹ کے مطابق کمی ہے) ہرنبس پور۔ غوث گڑھ (فصل خریف کا چندہ بالکل نہیں بھیجا ہے) نابھہ۔ تکووال ضلع انبالہ۔ شملہ (خصوصاً چندہ خاص کی خاص کمی ہے) بلب گڑھ فتح آباد حصار۔ کرنال جموں۔ یاڑی پورہ۔ ناسنور۔ بندہ پور۔ گلگت۔ راجوری۔ صوبو ڈیرہ چک ۲۶۹ بدہا کوٹ۔ کراچی شہر۔ کمالڈیرہ۔ لورالائی۔ میرٹھ۔ سہارنپور۔ ڈیرہ دون۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ مظفر نگر۔ مراد آباد۔ فیض آباد (خصوصیت سے چندہ خاص واجب الوصول تھا) شاہ آباد۔ علی گڑھ (جج صاحب کا چندہ تو باقاعدہ آتا ہے لیکن دوسرے احباب کے چندے میں نمایاں کمی اور عدم توجہ احباب ہے)

جے پور۔ جودھ پور۔ بھوپال۔ اٹاوہ۔ قائم گنج۔ لکھنؤ (بجٹ چندہ عام و خاص کی رو سے کمی ہے۔ نیز زکوٰۃ کا انتظار ہے) الہ آباد۔ کانپور۔ مسکرا۔ بھاگلپور (بعض خاص خاص احباب چندوں کی طرف راغب نہیں۔ کبھی کبھار ادا کرتے ہیں) مونگھیر (چندہ خاص میں کمی ہے) اگنگ۔ سونگھڑا کندرا پاڑہ۔ کرنگ۔ بھدرک۔ برہمن بڑیہ۔ (چندہ خاص۔ چندہ جلسہ سالانہ اور خالص چندہ عام میں نمایاں کمی ہے) یادگیر۔ ادمکور۔ محبوب نگر۔ ونیگورلہ۔ پونہ (چندہ خاص میں بہت کمی ہے) مدراس۔ مالابار (کی جماعتیں متوجہ ہوں) رنگون۔ ماندلہ۔ بیرون ممالک کی جماعتیں سیلون آسٹریلیا ماریشس۔ جدہ۔ بغداد۔ نیروبی (سوائے چندہ وصیت کے کسی چندہ کی طرف توجہ نہیں ہے۔ چودہری عبدالواحد خان صاحب محاسب کے سوائے ڈاکٹر عمرالدین صاحب بھی خاص توجہ فرمائیں۔ جس طرح ان کی توجہ مسجد کی طرف ہے۔ سلسلہ کے چندوں میں نمایاں حصہ لیکر ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء تک کمی چندہ خاص، چندہ جلسہ سالانہ اور خالص چندہ عام کو پورا کریں) کلنڈنی بمباسہ (خصوصاً چندہ خاص۔ چندہ جلسہ میں بہت کمی ہے۔ بٹورہ۔ دارالسلام۔ ٹانگا۔ کمپالہ۔ ہانگ کانگ۔ جنجہ۔

قادیان لوکل جماعت خالص چندہ عام و چندہ خاص میں کمی ہے۔ ان مدات کے چندوں میں وصولی کی طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ نیز زکوٰۃ کے لئے بھی۔ بٹالہ۔ دھرم کوٹ بگہ۔ ونجواں۔ خان فتح۔ علی وال۔ جٹاں۔ سارچور۔ تیجہ کلاں۔ تنکار اچھیاں۔ (چندہ عام میں کچھ کمی ہے۔ اور چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ کی طرف توجہ ہی نہیں کی) ڈیرہ بابا نانک۔ فیض اللہ چک میں (چندہ خاص کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ چندہ عام میں کچھ کمی ہے) تلونڈی جھنگلاں۔ سیکھواں۔ ہرسیاں پھیرو چیچی۔ گھول بیری۔ اوجلہ (فصل خریف کا چندہ واجب الادا ہے۔ اور چندہ خاص بھی) ماڑی بوچیاں۔ سیالکوٹ شہر (جیسا کہ رپورٹ مندرجہ تفصیل سے ظاہر ہے۔ احباب نے چندوں کے لئے سعی کی ہوگی۔ لیکن اس سعی کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ صرف چندہ جلسہ سالانہ کے پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ نومبر ۱۹۳۲ء۔ دسمبر ۱۹۳۲ء۔ اور فروری ۱۹۳۳ء میں چندہ عام بالکل نہیں بھیجا۔ اور چندہ عام کے بجٹ ۲۵۰۰ میں سے ۱۱۲۵ ہے۔ جو نصف سے بھی کم ہے۔ چندہ خاص کا بجٹ ۰۰ اس میں سے ۴۰۰ وصول ہوا ہے۔ امیر جماعت۔ جنرل سیکرٹری۔ فنانشل سیکرٹری کی توجہ خصوصیت سے اس کمی کے پورا کرنے کی طرف پھیری جاتی ہے) کوٹلی ہرنرائن۔ ہیڈ مرالہ رائے پور۔ قادر آباد (فصل خریف کا چندہ واجب الادا ہے) کمبڑیالی کے محاسب ملک سراج الدین صاحب جھگڑیاں چندہ عام و خاص کے واسطے توجہ کریں۔ ڈسکہ۔ پسرور۔ عزیز پور۔ ستراہ (اپنے وعدوں کے ایفاء کی طرف توجہ کریں) بن باجوہ۔ دانہ زید کا۔ گھٹیالیاں۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ ناروال۔ کھیوہ باجوہ

ڈیریانوالہ - دھنی دیو - چانگریالی - (اس جماعت کا چندہ عام ۲۳۵ بجٹ کے بالمقابل ۱۷۰ داخل ہوگیا ہے۔ بقیہ رقم کا انتظار ہے خاص و جلسہ سالانہ پورے ہیں) ٹھروہ - گھنوکے کوٹ آغا (فصل خریف کا چندہ واجب الوصول ہے) بہلول پور - چھبور - عینو باجوہ - زنگی بھوئے وال - ضلع امرتسر - چک سکندر - بھتہ - دوجو وال لاہور چک ۹ پٹی ضلع لاہور - مانڈو شیخو پورہ (سارے سال کا بقایا ہے چندوں کی طرف باوجود محصل کی تاکید اور مرکزی تاکید کے توجہ نہیں ہے۔ اگر چوہدری رحیم بخش صاحب کام نہ کر سکیں - تو دوسرے دوست سلسلہ کا نقصان دیکھکر توجہ کریں) بھینی شاہ سکین - چک ۱۱۷ چھور - ترگڑی - گجو چک - لویری والہ - مانگٹ اونچے - (چندہ عام کے چندہ میں کمی ہے) امیر کوٹ - مریم کوٹ - کھوکھروالی - لائل پور - (دسمبر جنوری - فروری سنہ ۳۰ء تین ماہ میں سوائے چندہ جلسہ سالانہ کے کچھ نہیں بھیجا - اور چندہ خاص کی طرف بالکل توجہ نہیں کی - باوجود یاد دہانی کے حالت بدستور ہے) دھنی دیو چک ۲۳۲ - چک ۱۲۷ بہلول پور - چک ۲۴۶ کمیوہ - چک ۳۸ ام بھرت چک ۲۷۵ محمد آباد - چک ۱۰۹ ملونڈی - لودی ننگل - چک ۱۲۱ گوکھووال - چک ۹ پنیار - چک ۱۷ جنوبی - چک ۱۲۸ جنوبی چک ۲۰۲ و ۲۰۳ - چک ۴۳ - چک ۴۹ - چک ۱۱۶ جنوبی - چک ۹۹ - چک ۹۸ - چک ۸۷ و ۸۸ - بھیرہ - اور رحمہ - شیخ پور کریالہ - لالہ موسیٰ - کھوکھر - پنڈی بہاؤالدین (اس جماعت کے چندہ عام میں کمی ہے - اس کے واسطے سیکرٹری صاحب مال نے وعدہ فرمایا تھا - کہ کمی پوری ہو جائیگی - چندہ خاص اور جلسہ سالانہ پورا بروقت داخل ہو گیا تھا) چکوال - دوالمیال - راولپنڈی دانتہ - مانسہرہ - چارسدہ - نوشہرہ - مردان - مالاکنڈ - کوہاٹ - بنوں - ڈیرہ اسمٰعیل خان - حسن پور ضلع ملتان - لودہراں چک ۳۰ احمد یانوالہ - موگا - قصور - ہوشیار پور - پھمیاں - خیر دیال - سرشتہ پور کانٹھ گڑھ - گڑھ شنکر - پھگلانہ - جالندھر شہر - کپورتھلہ - راہوں بنگہ - لنگیری - لنگڑ وعہ - اوڑ - مرکزی گھلن - نکو در (خالص چندہ عام اور خاص میں کمی ہے)

اس فہرست میں چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے نام چھوڑ دیئے گئے ہیں - آخر میں پھر تاکید ہے - کہ جماعتیں اپنے اپنے بجٹ عام و خاص کو پورا کرنے کی ابھی سے پوری کوشش کریں - اگرچہ وقت بہت تھوڑا ہے - تاہم اہل ہمت اصحاب کے لئے کافی ہے - بجٹ کا پورا کرنا ایک ایسا فرض ہے - جسے بہر صورت ادا ہونا چاہئے - اور اس میں کوتاہی بے حد افسوسناک اور سلسلہ کے لئے نقصان رساں ہے -

نوٹ :- رپورٹ ہذا ۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۰ء کی آمد پر لکھی گئی ہے - مارچ سنہ ۳۰ء کی وصولی شامل نہیں ہے -

ناظر بیت المال قادیان

مجلس مشاورت میں عورتوں کا حق نمائندگی

کچھ عرصہ ہوا - مجلس مشاورت میں عورتوں کے حق نمائندگی کے متعلق جب الفضل میں سوال اٹھایا گیا - تو اس وقت اس کے موافق یا مخالف جو مضامین پہونچے - وہ درج اخبار کر دیئے گئے - اور جب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں فیصلہ فرما دیا - کہ عورتوں کا حق ہے - کہ انہیں مجلس مشاورت میں نمائندگی دی جائے - ہاں یہ سوال ہے - کہ کس طریق سے ان سے مشورہ لیا جائے - تاکہ ان کا حق بھی ضائع نہ ہو - اور ان کے مشورہ سے ہم فائدہ بھی اٹھائیں - تو اس بحث کو کہ عورتوں کو نمائندگی کا حق ہے - یا نہیں - بند کر دیا گیا - کیونکہ اب قابل غور سوال صرف یہ تھا - کہ عورتوں سے مشورہ لینے کا طریق کیا ہو - نہ کہ انہیں حق ہے - یا نہیں - لیکن اس پر کسی نے روشنی نہ ڈالی - البتہ پہلی بحث کے متعلق پھر کئی مضامین آئے - جن میں سے ایک جناب سید ارادت حسین صاحب اورین کا تھا - اور وہ اثناء عرصہ بعد فیصلہ شدہ سوال کے متعلق مضمون بھیجکر مصر ہیں - کہ ان کا مضمون شایع کیا جائے - چونکہ ان کے اصرار کی بناء یہ ہے کہ حق نمائندگی دینے کے حامیوں کی طرف سے کافی بحث نہیں ہوئی - اس لئے ان کا مضمون ضروری اصلاح کے بعد درج ذیل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

مجلس مشاورت جماعت احمدیہ سنہ ۱۹۲۹ء کے ایجنڈا میں ایک ریزولیوشن یہ تھا - کہ عورتوں کو اس مجلس میں نمائندگی کا حق دیا جائے - یا نہیں - اور اگر دیا جائے - تو کس حد تک اور کس طرح - حسب دستور اس ریزولیوشن کو بھی ایک سب کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا - کہ وہ اس کی موافقت یا مخالفت یا ترمیمی صورت میں سفارش کرے - جس سب کمیٹی کے سپرد یہ ریزولیوشن ہوا تھا - اس کا ایک ممبر میں بھی تھا - کمیٹی نے کثرت آراء کی بناء پر حق مشاورت دینے کے لئے سفارش کی - مگر کمیٹی ریزولیوشن کے دوسرے حصے "کس طرح اور کس حد تک" کی نسبت تنگیٔ وقت کی وجہ سے غور نہ کر سکی - اور اس کی نسبت کچھ نہیں لکھا - بعدہٗ جلسہ مشاورت میں اس سفارش کی مخالفت اور موافقت میں بڑی بحث ہوئی - اور ووٹ شماری سے معلوم ہوا - کہ موافقین کی کثرت ہے - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ریمارک اس پر یہ ہوئے - (۱) اس ریزولیوشن کے دوسرے حصے کہ "کس طرح اور کس حد تک عورتوں کو مشورہ کا موقع دیا جائے" کی نسبت نہ تو سب کمیٹی نے کوئی سفارش کی - اور نہ یہاں اس پر بحث ہوئی - اس لئے ہم اس امر کو ایک سال کے لئے ملتوی کرتے ہیں - دوسرے سال پھر یہ پیش کیا جائے - (۲) - اکثر ممبروں نے اس کو مذہبی سوال قرار دیکر بحث کی ہے - اور موافقت یا مخالفت میں شرعی دلائل دینے کی کوشش کی ہے - حالانکہ اس مسئلے کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں - اسلام صرف یہ ہدایت کرتا ہے - کہ مسلمانوں کے امور اجتماعیہ انتظامیہ مشاورت سے طے پایا کریں - آگے کون ووٹ دے - اور کون نہ دے - کس طرح دے - حالات کے مناسب طے ہونے چاہئیں -

جامعہ احمدیہ کے طلباء کا اس مسئلہ پر مباحثہ کرایا گیا - اور پھر اخبار میں مضامین درج کئے گئے - حق نمائندگی کے مخالفین نے بڑا جوش دکھایا - بعضوں نے تو یہاں تک کہدیا - کہ عورتوں کو حق مشورہ ملنے سے اسلام کا کچھ باقی نہیں رہیگا - میرے خیال میں موافقت یا مخالفت میں اس قدر مبالغہ کرنے کی ضرورت نہ تھی - کیونکہ احمدی جماعت ایسی نہیں - جو محض ضد اور پیچ سے خواہ مخواہ حق قبول کرنے سے اغماض کرے -

جن صاحب نے فرمایا ہے - کہ عورتوں کو حق نمائندگی ملنے سے اسلام کا کچھ باقی نہیں رہیگا - وہ فرمائیں - کہ حق مشاورت ملنے سے اسلام کا کونسا خزانہ لٹ جائیگا - اور کیا اسلام کے خزانے مردوں ہی کے لئے ہیں - اور یہی ابناء اللہ اور اس کے احباء ہیں - اور عورتوں کے متعلق کہا گیا ہے - بچوں کی روٹیاں سؤروں کے آگے نہیں ڈالی جاتیں -

جب اسلام نے عورتوں کو مالی، اقتصادی، تمدنی وغیرہ حقوق دیئے ہیں - اور وہ بھی مردوں کی طرح عقل و ہوش رکھتی ہیں - شریعت نے ان کو ہر دینی اور دنیاوی امر میں اسی طرح مکلف بنایا ہے جس طرح مردوں کو - وہ بھی اچھے - برے افعال - اقوال و خیالات کی جوابدہ اور ان کے نتائج کی ذمہ دار ہیں - تو ان باتوں میں ان کو بولنے اور رائے دینے سے اسلام کیوں روک سکتا ہے - اور اس سے اسلام کا کیا بگڑتا ہے -

عورتیں علم پڑھتی پڑھاتی ہیں - اور اس کا حصول عورتوں پر بھی ویسا ہی فرض ہے جیسا کہ مردوں پر - قرآن کریم کے حقائق شریعت کے غوامض عورتیں اسی طرح جانتی ہیں - اور جان سکتی ہیں جس طرح مرد - تو سیاسی، تمدنی، تعلیمی، تبلیغی، مالی، اقتصادی، انتظامی امور کو کیا سرخاب کے پر لگے ہیں - کہ وہ ان سے نابلد اور ان میں مشورہ دینے کے ناقابل سمجھی جائیں -

معاملات عامہ میں شاید ہی کوئی امر ہوگا - جسے عورتوں کی ذات - جائداد - اور حقوق سے تعلق نہ ہو - پھر کیا یہ ظلم نہیں کہ سارے اختیارات مردوں ہی کے ہاتھوں میں ہوں - وہ

جس طرح چاہیں۔ کریں۔ اور عورتیں منہ تکتی رہیں۔ ان کو بولنے اور مشورہ دینے کی اجازت نہ ہو۔

نمائندگی کا حق دینے پر اعتراض کرنے والے دوست، یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آیات شاورھم فی الامر۔ اور امرھم شوریٰ بینھم میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ کہ عورتیں خانگی امور (مثلاً دال روٹی) میں مشورہ دے سکتی ہیں۔ وہ ہماری مجلس مشاورت میں جس میں سیاسی امور پر مشورے ہوتے ہیں۔ رائے نہیں دے سکتیں۔ میں ان سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ آیات مذکور الصدر میں امر سے مراد تو امور سیاسیہ، اجتماعیہ، انتظامیہ ہیں۔ مگر آپ جو عورتوں کو چولہے اور چوکے کے ساتھ مقید کرتے ہیں۔ وہ کس دلیل اور قیاس پر مبنی ہے۔ دیکھئے پہلی آیت کے قبل امور حربی و انتظامی کا بیان ہے۔ ان ہی کے متعلق منافقوں اور کمزور طبع لوگوں کے اعتراضات اور ان کے جواب ہیں۔ بعدہٗ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر ان (لوگوں کے) [illegible] اجتماعی اور سیاسی وغیرہ امور میں ان سے مشورہ لیا کر اور دوسری آیت میں مومنوں کی یہ صفت مذکور ہے۔ کہ ان کے مشترک اور اجتماعی امور مشاورت سے انجام پاتے ہیں۔ پس بعض کو حق دینا اور بعض کو محروم کرنا یا عورتوں کو دال روٹی تک محدود رکھنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ اور مردوں کو کہاں سے پروانگی مل گئی ہے۔ کہ کل سیاہ و سفید کے وہی مالک ہوں۔ اور عورتوں کا منہ بند رکھیں۔

ذیل کی آیتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں الفاظ امر۔ امروا۔ یأمر۔ اولی الامر سے امور انتظامیہ اور صلاح و فلاح کی باتیں، قوانین۔ سیاسیہ۔ انتظامیہ۔ امن و امان۔ عدل و انصاف۔ صاحب حکومت و ریاست وغیرہ مراد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس۔ الذین ان مکنھم فی الارض . . . . . . وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر۔ ھل یستوی ھو ومن یأمر بالعدل۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

الغرض امر سے مراد امر سیاسیہ انتظامیہ ہے۔ اور اس سے ہمارے مخالف رائے اصحاب کو بھی انکار نہیں ہے۔ پھر تعجب ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف عورتوں کو دال روٹی کے مشوروں میں ہی محدود رکھتے ہیں۔

عورتوں کے مشورہ کے مخالفین بعض روایات کو پیش کر کے استدلال کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کو حق مشورہ لہٰذا جائز نہیں۔ میں ان سے عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ یہاں اس اصول کو کیوں بھول جاتے ہیں۔ کہ احادیث صحیحہ قطعیۃ الدلالت بھی قرآن کریم کی مراد اور منشاء کے ماتحت ہیں۔ نہ کہ ان کو اس پر تفوق ہے۔ پس اگر کوئی صحیح حدیث بھی عورتوں کے حق مشورہ کے صریح خلاف ہوتی۔ تو بصورت امکان اس کی تاویل کر کے قرآن الٰہی کے مطابق کی جاتی۔ ورنہ چھوڑ دی جاتی لیکن آپ رطب و یابس روایات (اگر وہ قابل قبول بھی ہوں) سے جو خاص حالات اور امور وغیرہ سے متعلق ہیں۔ کھینچ تان کر ایک اصول بناتے ہیں۔ اور اسے قرآن کریم کی صریح ہدایت کے خلاف پیش کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

ہمارے محترم دوست غور کریں۔ کہ جب عورتیں بھی اسی طرح اپنی جانیں اپنے اموال اپنے اوقات اسلام اور قوم کے لئے خرچ کرتی ہیں جس طرح مرد۔ تو یہ کس انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ سارے اختیارات مردوں ہی کے ہاتھوں میں ہوں۔ عورتوں کو کچھ کہنے کا حق نہ ہو۔

عورتوں کی تعلیم و تربیت ان کے نکاح۔ طلاق اور دوسرے معاملات دینی اور دنیاوی مجالس میں پیش ہو کر فیصل ہوں۔ مگر ان میں ان کو کوئی حق اپنی فلاح و بہبودی کے متعلق کسی امر کے پیش کرنے اور اس پر بحث کرنے کا نہ دیا جائے۔ کیونکہ اگر ان کی زبانیں مجالس میں کھلینگی۔ تو اسلام کا کچھ باقی نہ رہیگا۔ میرے دوستو! خدارا انصاف کرو۔ اگر عورتوں کے لئے نہیں۔ تو اسلام ہی کیلئے سہی۔

وہ احباب جو کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح عورتوں سے مشورے نہیں لئے۔ جس طرح اب مشورہ لینے کا حق طلب کیا جاتا ہے۔ بتائیں کہ مردوں سے بھی جس طرح اب مشورہ لیا جاتا ہے۔ حضورؐ نے کب مشورہ لیا تھا۔ کب آپ نے امور مشاورت کی تحریکیں پیش کرنے کے لئے اعلان فرمایا تھا۔ کب کسی کارکن جماعت کو ایجنڈا وغیرہ شایع کرنے کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ اور کہاں حضورؐ کی خدمت میں مرکز اور باہر کی جماعتیں حاضر ہو کر ریزولیوشن پر بحثیں کرتی تھیں۔ اور ووٹ شماری کے بعد حضورؐ اسے منظور یا نامنظور فرماتے تھے۔ کس روایت سے ثابت ہے۔ کہ عورتیں تو نہیں مردوں ہی کی حضورؐ نے ایسی مجلس بنائی تھی۔ جس میں مالی اقتصادی تعلیمی وغیرہ مسائل پر بحثیں ہوتیں۔ اور ووٹ شماری کے بعد طے پاتیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے منظور یا نامنظور فرماتے۔ پس اگر موجودہ صورتوں سے آپ کے وقت مشورے نہ لئے جانے کے باعث تسلیم کیا جائے۔ کہ عورتوں کو ایسی مجالس میں مشورہ دینے کا حق نہیں ہے۔ جن میں امور سیاسیہ۔ انتظامیہ پر مشورے لئے جاتے ہوں۔ تو مردوں کے متعلق بھی بہت سی باتیں بدعت اور خلاف سنت کہی جا سکتی ہیں۔ اور خلفاء راشدین پر بھی بدعت کا الزام آسکتا ہے۔

ایک یہ عذر پیش کیا جاتا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے صرف معمولی امور میں مشورہ لیا۔ امور عظیمہ سیاسیہ وغیرہ میں کہیں آپ نے ان سے مشورہ نہیں لیا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ حضورؐ کے وقت میں زیادہ تر جنگی معاملات میں مشاورت کی ضرورت حق ہوتی تھی۔ پس اگر اس قسم کے امور میں تعلیم اور واقفیت وغیرہ کی نامناسبت کے باعث آپ نے عورتوں کی رائیں دریافت نہیں کیں۔ تو اس سے عورتوں کا حق باطل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بات بھی صحیح نہیں ہے۔ کہ حضورؐ نے کسی مہتم بالشان امر میں عورت سے مشورہ نہیں لیا۔ حضورؐ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک امر عظیم میں صلاح لی۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رائے نے مردوں کو سخت ابتلاء سے بچا لیا۔

جو لوگ عورتوں کو قابل مشورہ نہیں سمجھتے۔ اور ناقصات العقل کہتے پھرتے ہیں۔ غور کریں اور عبرت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کسی گروہ اور صنف سے خاص نہیں ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ کا مشورہ صرف ان کی لیاقت اور ذہانت کو ثابت نہیں کرتا۔ بلکہ عورتوں کی صلاحیت اور قابلیت کو بھی واضح اور ثابت کرتا ہے۔

بعض کہتے ہیں۔ کہ اگر آیت شوریٰ میں عورتیں بھی شامل ہوتیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھی مشورہ لینے کا اہتمام فرماتے جس طرح صوم و صلوٰۃ کی آیتوں میں عورتیں شامل ہیں۔ تو ان کے لئے حضورؐ نے اہتمام فرمایا۔

میں ان سے کہتا ہوں۔ وہ کچھ اور جرأت کریں۔ اور کہیں۔ کہ مشورہ کا حق صرف مرکز کے لوگوں کا ہے۔ باہر کی جماعتوں کا اس میں کچھ دخل نہیں۔ قرآن کریم کی مراد صرف مرکز کے لوگوں سے ہے۔ اگر دوسرے لوگ شامل ہوتے۔ تو مشوروں میں حضورؐ ضرور ان کو بھی طلب فرماتے۔ مگر آپؐ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ اور وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ خلفاء راشدین نے جو مشورہ کے لئے کونسلیں بنائی تھیں۔ وہ بھی منشائے قرآن کریم کے خلاف تھیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کونسل نہیں بنائی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی مفہوم آیات کے خلاف عمل کر کے مجلس معتمدین قائم فرمائی تھی۔ کیونکہ یہ بھی سنت سے ثابت نہیں ہے۔ جس طرح عورتیں آیات مشاورہ سے مستثنیٰ کی جاتی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے بہت سے احکام سے اکثر لوگ علیحدہ کئے جا سکتے ہیں۔

الغرض یہ کل عذرات قلت تدبر اور اس مخفی تعصب کی بنا پر ہیں۔ جو ہر قوی کو کمزور کے خلاف ہوا کرتا ہے۔ قرآن شریف کی ہدایت بلا تخصیص عورت و مرد کے لئے ہے۔ کہ مسلمانوں کے کل امور اجتماعیہ مشاورت سے انجام پائیں۔ اب ان کے عمل درآمد حالات اوقات، قابلیت۔ لیاقت۔ اور امور مشورہ طلب کی مناسبت پر منحصر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقتوں اور خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانوں میں مشاورت کی صورتوں حدود میں تغیر و تبدیل ہوتا رہا۔ اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔

اس میں کوئی تعین شریعت سے جائز یا ناجائز بتانا ہرگز صحیح نہیں۔ پس ہم لوگوں کو اس وقت جس بات کو طے کرنا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ عورتوں کو مجلس مشاورت میں مشورہ دینے کا حق کس طرح اور کس حد تک دینا چاہیئے۔ میرے خیال میں ان امور پر غور کرنا مجلس مشاورت میں ضروری ہے۔

۱ عورتوں کا انتخاب راؤں سے ہو یا نامزدگی سے۔

۲ ووٹ سے عورتوں کو عورتیں ہی منتخب کریں یا مرد۔ یا دونوں ملکر۔

۳ نامزدگی انجمن احمدیہ کی طرف سے ہو۔ یا لجنہ کی طرف سے اور جہاں لجنہ نہ ہو۔ وہاں کس صورت سے ہو۔ نامزدگی حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کریں یا مرکز سے بھی اور باہر کی انجمنوں سے بھی۔

۴ عورتوں کو حق مشاورت کل امور میں ہو یا بعض میں، اگر بعض میں ہو۔ تو کن امور میں۔

۵ عورتوں کی رائیں کس طرح لی جائیں۔ یعنی وہ مجلس میں حاضر ہو کر رائیں پیش کریں۔ یا بذریعہ تحریر یا دونوں طریق سے جنکو جس میں سہولت ہو۔ (ارادت حسین احمدی)

قادیان میں لائبریری کیلئے مکان کی ضرورت

احباب کو اس بات کا علم ہوگا۔ کہ صیغہ تالیف و تصنیف کے ساتھ ایک بہت بڑی لائبریری بھی ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا قیمتی کتب خانہ اور بعض دیگر کتب خانے شامل ہیں۔ مگر انجمن کے پاس کوئی ایسا موزوں مکان نہیں۔ جہاں یہ ساری کتابیں ایک ہی جگہ ترتیب کے ساتھ رکھی جاسکیں۔ اس وقت یہ لائبریری دو مختلف عمارتوں میں ہے۔ اور باوجودیکہ ۳۵ روپیہ ماہوار کرایہ دینا پڑتا ہے۔ پھر بھی انتظام تسلی بخش نہیں۔ لائبریری میں بیٹھکر مصنفین کو بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ مگر چونکہ مکان کافی نہیں اس لئے تصنیف کے کام میں حرج واقع ہوتا ہے۔ ان حالات کو دیکھکر مجلس نے یہ منظور فرمایا ہے۔ اور اس سے پہلے مجلس شوریٰ میں بھی یہ تجویز منظور ہو چکی ہے۔ کہ جماعت کے ذی ثروت احباب کو تحریک کی جائے۔ کہ ان میں سے کوئی صاحب اپنے روپیہ سے انجمن کی زمین پر مجوزہ نقشہ کے مطابق مکان بنوادیں۔ جب تک انجمن تمام روپیہ ادا نہ کردیگی۔ ان صاحب کو لائبریری کی عمارت کا مناسب کرایہ دیا جائیگا۔ خرچ کا اندازہ تیرہ ہزار روپیہ ہے۔ پس احباب میں سے اگر کوئی صاحب ایسی عمارت کے بنوا دینے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ تو یہ نہ صرف منافع کے لحاظ سے روپیہ کا ایک مفید مصرف ہے۔ بلکہ ثواب کا کام بھی ہے۔ امید ہے۔ کہ ذی ثروت احباب اس تجویز پر توجہ فرماکر نہ صرف اپنے روپیہ کو ایک مفید جگہ خرچ کر کے نفع کے مستحق ہونگے۔ بلکہ سلسلہ کے کام میں امداد دیکر ثواب کے بھی مستحق ہونگے۔ یہ تجویز ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ کیا کوئی صاحب اس تجویز کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں؟ (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

سن رائز ہمارا انگریزی اخبار

اخبار سن رائز جو حسب اعلان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ عقائد اسلام پر نوجوان انگریزی خوان مسلمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے مہینے میں دو بار قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ آجکل اس کے ایڈیٹر ملک غلام فرید صاحب ایم اے ہیں۔ جو کئی سال برلن اور لنڈن میں تبلیغ اسلام کا کام کرتے رہے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کی ادارت میں سن رائز کے مضامین اور نوٹ نہایت دلچسپ اور مفید ملک و ملت شائع ہو رہے ہیں۔ سن رائز کا ٹائپ اپ ٹو ڈیٹ اور چھپوائی و کاغذ اعلےٰ سے اعلےٰ ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ نمونہ مفت منگوا کر ہمارے قول کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اس کی قیمت صرف دو روپے سالانہ ہے۔ اور طالب علموں سے صرف ایک روپیہ برائے نام لیا جاتا ہے۔ ہر انگریزی دان انگریزی خوان محب اسلام کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سن رائز کا خریدار ہو۔ جو اصحاب پہلے ہی سے خریدار ہیں۔ وہ یہ نوٹ کرلیں۔ کہ ان میں سے کئی ایسے ہیں۔ جن کے ذمے پچھلے سال کا بقایا بھی ہے۔ اور کئی ایسے ہیں۔ جن کی طرف سے تا حال اس سنہ ۱۹۳۶ء کا چندہ وصول نہیں ہوا۔ ہم ۳ ماہ سے باقاعدہ انہیں سن رائز پہنچا رہے ہیں۔ ایسے تمام احباب کے نام ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کا سن رائز وی پی جا رہا ہے۔ وصول فرمالیں۔ سن رائز کا فنڈ بہت کمزور ہے۔ اور اس کی طباعت کے اخراجات بھی موجودہ خریداروں سے وصول نہیں ہوتے۔ کیونکہ افادہ عام کے لئے اس کا چندہ برائے نام رکھا گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ خریدار اس کے لئے مہیا کئے جائیں۔ تمام احمدی جماعتیں مہربانی فرماکر اس طرف پوری توجہ فرمائیں۔ ان کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ جلسہ سالانہ پر اور مجلس مشاورت گذشتہ پر سن رائز کو کم از کم ایک ہزار مزید خریدار دینے کا ارشاد فرما چکے ہیں۔ بلکہ یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ صوبہ وار خریداروں کی تعداد تقسیم کردی جائے۔ اور ہر صوبہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تعداد کو جس طرح بھی ہو سکے۔ پورا کرے۔ گذشتہ قرض ادا کرنے کے لئے بھی اہل ثروت و مستطیع اصحاب کی طرف سے ڈونیشن آنے چاہئیں۔ تاکہ یہ تبلیغی سلسلہ قائم رہے۔

(مینیجر سن رائز)

ضلع گجرات کا تبلیغی دورہ

تمام جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے معاً بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو اس ضلع کی احمدیہ جماعتوں کے دورہ کے لئے بھیجا جائیگا۔ اس دورہ میں حسب ذیل اغراض کو وہ بالخصوص مدنظر رکھیں گے۔ (۱) جماعتوں کی تنظیم (۲) تربیت (۳) تبلیغی نقطہ نگاہ سے جماعتوں کا احتساب و معائنہ (۴) باہمی اختلافات کا انسداد (۵) غیر احمدی دیہات میں تبلیغ۔ پس اب جن جماعتوں میں کسی قسم کی تنظیم و تبلیغ و تربیت کی ضرورت ہو۔ وہ اپنے مفصل مقامی حالات سے مجھے ۱۵ اپریل تک اطلاع دیں تاکہ جماعتوں کے عام حالات و ضروریات سے مولوی صاحب کو دورہ شروع کرنے سے قبل آگاہی ہو جائے۔ ۱۵ اپریل تک تمام جماعتوں کی طرف سے مقامی حالات و ضروریات سے آگاہ کرنے کا مطالبہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ تا مجلس مشاورت میں ضلع گجرات کی انجمنوں کے جو نمائندے شامل ہوں۔ ان سے ملکر مولوی صاحب کا پروگرام تجویز کیا جاسکے۔ امید کہ احباب اس اعلان پر فوری توجہ فرمائیں گے۔ (قائم مقام ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نظارت اعلیٰ کے اعلان

(۱) انتظام جماعت کے متعلق جو سکیم گذشتہ مشاورت میں پاس ہوئی تھی۔ اس کے مطابق ابھی تک جماعتوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ بہت جلد اپنے اپنے ضلع اور تحصیل کی انجمنوں سے مشورہ کر کے اطلاع دیں۔

(۲) مجلس مشاورت میں پڑھنے کے لئے ابھی تک بہت کم جماعتوں نے رپورٹیں بھیجی ہیں۔ بقیہ جماعتیں توجہ کر کے بہت جلد رپورٹیں بھجوادیں۔ (ناظر اعلیٰ)

ضروری اطلاع

رسالہ "جامعہ احمدیہ" مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔ خریداران رسالہ مطلع رہیں۔

مینیجر رسالہ "جامعہ احمدیہ" قادیان

کمزوری اور ناتوانی کا فوراً علاج کرو

مفرح یاقوتی

یاقوت، مشک، مرجان
مروارید، جدوار، عنبر، زعفران وغیرہ
قیمتی ادویات اور جواہرات سے مرکب

ہر کمزور اور ناتوان مرد و عورت اور بچہ کے لئے اکسیر زندگی ہے۔ مفرح یاقوتی دنیا میں ایک ہی مقوی اعضاء رئیسہ اور حرارت غریزی پیدا کرنیوالی اکسیر اور لاثانی دوا ہے۔ کمزوری کی ہر قسم کی امراض کو رفع کرنیوالی اور جسم میں نئے امراض کی پیدائش کو روکنے والی اور صحت کو قائم رکھنے والی نایاب چیز ہے۔ جملہ دماغی وجسمانی واعصابی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے شافی طور پر کام دیتی ہے۔ تمام دماغی کام کرنیوالوں کے لئے ایک عدیم المثال نعم البدل بے نظیر تحفہ ہے۔ حمل کے ایام میں حفاظت حمل اور وضع حمل کے بعد زچہ اور بچہ کی حفاظت تندرستی کیلئے ضامن صحت ہے۔

المشتہر حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ موجد مفرح یاقوتی بیرون دہلی دروازہ لاہور

جلد یاد انگلش ٹیچر اور زبان خلق

میاں فضل حسین صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول شملہ مصنف نے ایسے طریقوں سے کام لیا ہے کہ طالب علم جلد اور آسانی سے انگریزی سیکھ سکتے ہیں۔ ماسٹر سالگرام صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ڈی بی مڈل سکول جاڈلہ ضلع ہوشیارپور بلا استاد انگریزی سیکھنے والوں کے واسطے بے نظیر کتاب ہے

اگر لائق استاد کا کام نہ دے تو ایک ہفتہ اندر کل قیمت معہ محصول ڈاک واپس

ایس گوپال سنگھ سلطان ونڈ ضلع امرتسر۔ میں انگریزی میں بہت ہی کمزور تھا۔ مگر جدید انگلش ٹیچر مصنفہ صدیق الحسن خان سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول شملہ کے طفیل انگریزی گرامر بہت اچھی طرح سیکھ گیا ہوں۔ اور اب امید کرتا ہوں۔ کہ امتحان انٹرنس میں ضرور پاس ہو جاؤنگا۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک جو اس لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ کہ یہ کتاب بہت جلد اور آسانی سے انگریزی سکھاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک معمولی اردو دان بھی چند ہی روز میں گفتگو اور ترجمہ کرنے لگ جاتا ہے۔ کتب فروش اور ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ قمر برادرز (الف) شملہ

تبت۔ یارقند۔ چینی ترکستان۔ کشمیر

کا ہر قسم کا مال

از قسم قالین۔ نمدہ۔ فرجا نماز۔ یارقندی گھدر۔ یارقندی رومال۔ کستوری۔ جدوار۔ ممیرہ۔ زہر مہرہ۔ فیروزہ۔ زعفران۔ زیرہ۔ رت سلاجیت۔ کشمیری ساڑھیاں۔ کشمیری پٹی۔ رفل۔ توشاں۔ دھسے۔ کمبل وغیرہ وغیرہ کے متعلق اس پتے سے خط و کتابت کریں:۔ محمد یوسف بی اے رعلینگ، ہمرا اصفا کدل سرینگر کشمیر

مکرمی! السلام علیکم

تقاضائے وقت اور حالات حاضرہ نے آپ پر بخوبی روشن کر دیا ہوگا کہ معاونت اور رواداری قومی باہمی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اس لئے جبتک ان امور کو رواج دیگر سلسلہ میں عام نہ کیا جائے تب تک یہ ترقی ملتوی رہیگی اسلئے آپکی توجہ اسطرف مبذول کرانی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ رشتہ اتحاد کی خاطر اسمیں کوآپریشن کر کے قومی بنیاد کو مستحکم کرنیکے لئے قدم اٹھائیں۔ اگر آپکی طاقت اور بس کی بات ہو۔ تو مندرجہ ذیل اشیاء کی پرائس لسٹ یا کسی چیز کی فرمائش بھیجیں۔ اگر ان اشیاء سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ تو آپ اپنے حلقہ اثر میں سفارش کریں۔ اور ان دوستوں کے نام ارسال فرمائیں جو آپکے گرد و پیش ان چیزوں کی تجارت کرتے ہوں۔ اور آرڈر دینے کے مجاز ہوں۔ مثلاً ہیڈ ماسٹر سکول ہیڈ کلرک۔ اور فوجی افسر وغیرہ مال از قسم سپورٹس، جو سکولوں اور پلٹنوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اور سامان بینڈ وغیرہ بکفایت عمدہ تسلی بخش اور نہایت اعلےٰ ارسال ہوگا۔ پرائس لسٹ منگائیگا۔ نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ۔

ضرورت

ایک دوست جو موٹر ڈرائیونگ اور فٹر کا کام خوب جانتے ہیں عرصہ سے بیکار ہیں۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو۔ تو ہمیں اطلاع دیں:۔ ناظر امور عامہ قادیان

طاقت کے انمول موتی

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ارمان پورے ہوں۔ دل میں امنگ ہو طبیعت میں جوش ہو۔ دماغ میں مسرت ہو۔ چہرہ خوش رنگ ہو معدہ مقوی ہو۔ جسم میں ولولے پیدا ہوں۔ گھر کا چراغ روشن ہو۔ تو آج ہی کنگ آف ٹانکس جو کہ سونا۔ کستوری اور بیستھین جیسی کئی ایک ادویہ کا مرکب ہے۔ استعمال کریں۔

قیمت ساٹھ گولی سات روپے تیس گولی چار روپے معہ محصول۔

تیار کردہ:۔ فیض عام میڈیکل ہال قادیان دارالامان

ضرورت ہے

دو نوجوان کنواری لڑکیوں کے لئے جو قرآن شریف پڑھی ہوئی ہیں۔ ایسے نوجوان کنوارے لڑکوں سے رشتہ کی جو برسر روزگار مبائع احمدی ذات کے ستری ہوں۔ اور ان شہروں کے رہنے والے ہوں۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ وزیرآباد۔ لاہور امرتسر۔ بٹالہ۔ قادیان۔ ایک گھر میں دونوں رشتے ہوں۔ تو بہت بہتر۔ ورنہ ایک شہر کے دو الگ الگ ہوں۔ خط و کتابت بنام غلام یسین سکرٹری انجمن احمدیہ خوشاب ضلع شاہ پور کیمبلپور

پیام صحت (رجسٹرڈ)

(مشتمل بر دو جلد)

طب ہومیو پیتھی کی جامع و لاجواب تصنیف باتصویر۔ بڑی تقطیع ضخامت ۷۰۰ صفحات۔

جلد اول: دربارہ تشریح جسم انسانی وافعال الاعضاء حفظان صحت فلسفہ طب ہومیو پیتھی۔ طریق تشخیص امراض۔ طریق دوا سازی و خواص الادویہ۔ قیمت آٹھ روپے

جلد دوم: دربارہ علم العلاج۔ علامات و اسباب مرض تشریح العلامات دایہ گری وطبی لغات۔ قیمت بارہ روپیہ۔

رعایت: ہر دو کے خریدار سے صرف اٹھارہ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ ہومیو پیتھک میڈیکل ہال چھاؤنی فیروزپور

برص ⅛

جسم کے سفید داغ ایک دن میں جڑھ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایک دن میں تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں۔ تو کل قیمت واپس۔ اقرارنامہ لکھا لیں قیمت فی بکس تین روپیہ۔

دفتر معالج برص نمبر ۵/۴۸ دربھنگہ (بہار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

جماعت ہائے احمدیہ کے معائنے

سال کا اختتام نزدیک ہے

بجٹ پورے کئے جاویں

گذشتہ ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء کے ابتدا میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء مبارک کے ماتحت بعض جماعتوں میں بقایا وغیرہ کی وصولی کے لئے انسپکٹران کے معائنہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ کہ احباب اپنی قریب کی جماعتوں میں جاکر معائنہ کریں۔ اور اس میں بے شرح احباب کے چندے باشرح کرائیں۔ اور بقایا داران سے (خواہ بقایا چندہ عام کے ہوں یا چندہ خاص و جلسہ سالانہ کے) اُن کے وصول کرنے کا بہترین انتظام کریں۔ اور کہ حسب ضرورت بے شرح و بقایا داران سے خود مل کر ادائیگی کی تحریک کریں۔ چنانچہ ذیل کے احباب کرام کو اس غرض کے لئے تکلیف دی گئی تھی۔ ان احباب کا شکریہ ہے۔

مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ منشی محمد الدین صاحب۔ ماسٹر نواب الدین صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی۔ مرزا احمد بیگ صاحب۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ بابو شاہ عالم صاحب۔ منشی عبدالمجید خانصاحب۔ مولوی غلام حسین صاحب۔ چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ۔ چوہدری چھجو خانصاحب پنشنر۔ منشی حبیب الرحمٰن صاحب۔ شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ۔ بابو محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر۔ بابو اکبر علی صاحب۔ بابو عبدالحکیم صاحب۔ حافظ عبدالوحید صاحب۔ شیخ غلام نبی صاحب۔ سید صادق علی صاحب رینجر۔ حکیم خلیل احمد صاحب۔ سید ضیاء الحق صاحب کٹک۔ میر سعادت علی صاحب۔ سیٹھ عبداللہ الدین صاحب۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب۔ مرزا محمود بیگ صاحب۔ چوہدری عصمت اللہ صاحب وکیل

ذیل کے احباب کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے۔ مولوی غلام حسین صاحب۔ منشی حبیب الرحمٰن صاحب۔ شیخ قدرت اللہ صاحب۔ سید صادق علی صاحب۔ مرزا محمود بیگ صاحب چوہدری عصمت اللہ صاحب۔ چوہدری چھجو خانصاحب۔

کل جماعتیں جن کے معائنہ کے لئے لکھا گیا تھا ۵۰ تھیں۔ جن میں سے ۲۵ کی رپورٹیں ملی ہیں۔ ان رپورٹوں کا خلاصہ رپورٹ جنوری ۱۹۳۰ء میں شائع کیا گیا ہے۔ چونکہ سلسلہ کی مالی حالت اچھی نہیں۔ جیسا کہ اخبارات اور خطوط کے ذریعہ بتایا گیا ہے۔ اور اس وقت لاکھ روپیہ کا سلسلہ مقروض ہے۔ اسکی وجوہات زیادہ تر زمیندار جماعتوں کے متواتر تین سال سے فصلوں کا کم ہونا۔ اور ان کے چندوں کا کم وصول ہونا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ قرض سلسلہ کا بڑھتے بڑھتے ایک لاکھ کی بھاری رقم تک پہنچ گیا ہے۔

مالی سال کے ختم ہونے میں صرف ایک ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اور مالی سال کے آخری عشرہ میں مجلس مشاورت بھی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکے جدوجہد کی جاوے۔ کہ احباب اپنے بقائے ادا کریں۔ اور ٹھیک ختم سال تک بجٹ چندہ عام۔ چندہ خاص کو پورا کریں لہٰذا اب پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے خاص منشاء مبارک سے جن جماعتوں کا معائنہ کرانا ضروری ہے۔ اُن سے اور معائنہ کنندگان سے استدعا ہے کہ وہ اپنا قیمتی وقت سلسلہ کی اہم خدمت کے لئے وقف کرتے ہوئے مشکور فرماویں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ارسال کرتے ہوئے جماعتوں کا حساب کے مطابق بجٹ چندہ عام و چندہ خاص بھی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی جماعت کے حساب میں فرق معلوم ہو۔ تو بحوالہ رسیدات فوراً بیت المال میں اطلاع کریں۔ انسپکٹر صاحبان سے توقع ہے۔ کہ وہ جماعت میں معائنہ کے وقت ان ہر دو مدات کے بجٹ کے پورا کرنے میں خاص ساعی ہونگے۔ اب ذیل میں جماعت کا نام جس کا معائنہ کرانا مطلوب ہے۔ اور اسماء گرامی احباب معائنہ کنندگان کے دیئے جاتے ہیں:-

نام جماعت جس کا معائنہ کرنا ہے	اسماء گرامی احباب معائنہ کنندگان
سیالکوٹ شہر و ڈسکہ	ماسٹر نواب الدین صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی چونڈہ۔
دانہ زید کا و گٹھیالیاں و گھنوکے کوٹ آغا	چوہدری عبداللہ خانصاحب قلعہ صوبا سنگھ۔

نام جماعت جس کا معائنہ کرنا ہے	اسماء گرامی احباب معائنہ کنندگان
قلعہ سوبھا سنگھ - وچنڈر کے منگولے	چوہدری نصر اللہ خانصاحب خانوالی سیانوالی
خانوالی سیانوالی	چوہدری غلام محمد صاحب پولہ جہاراں
چانگریاں - چونڈہ - قادر آباد - رسٹے پور	چوہدری محمد حسین صاحب ... دھلیاتی نویس صدر سیالکوٹ
لاہور	صوفی علی محمد صاحب - حکیم محمد امین ترنپتی - بابو غلام محمد صاحب غوری
شیخوپورہ - گوجرانوالہ - چک ۱۱۷ چھور	حکیم دین محمد صاحب مزنگ
مانگٹ اونچے - پیرکوٹ - پریم کوٹ	چوہدری رحیم بخش صاحب شیخوپورہ -
لائل پور	چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار -
کھاریاں - لالہ موسیٰ	ماسٹر سعد الدین صاحب
دوالمیال - راولپنڈی	بابو شاہ عالم صاحب امیر جماعت جہلم
مانسہرہ	احمد اللہ خانصاحب سیکرٹری مال ایبٹ آباد
نوشہرہ	منشی عبد الحمید خانصاحب پشاور
مردان و مالاکنڈ	ڈاکٹر فتح الدین صاحب نوشہرہ
چارسدہ	قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری
پشاور	شیخ احمد اللہ صاحب نوشہرہ
کوہاٹ و ڈیرہ اسمٰعیل خاں	مولوی غلام رسول صاحب کلرک آف کورٹ
ڈیرہ غازیخاں	شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان
کوٹ قیصرانی	مولوی غلام حسین صاحب ڈیرہ غازیخاں
چک ۵ محمود پور و اوکاڑہ	چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری
پاک پٹن و منٹگمری	منشی محمد عبد اللہ صاحب فیروزپوری
فیروزپور - قصور	ڈاکٹر معراج الدین صاحب امرتسر
اجمیر - ابرانہ - چھنگلانہ	خانصاحب غلام محی الدین کائیتھاں
جنگہ و راہوں	میاں عطاء اللہ صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی وکیل نوانشہر
کاٹھ گڑھ - حسن پور - لنگڑوعہ / بیرم پورہ بنام - گڑھ شنکر	حاجی غلام احمد خانصاحب کریام
کریام	چوہدری چھجو خانصاحب پنشنر سٹروعہ
کپورتھلہ	عبد المجید خانصاحب ڈھلواں
لدھیانہ	منشی احمد الدین صاحب پیرد گاہ مالیرکوٹلہ
سٹروعہ	چوہدری غلام جیلانی خانصاحب بیرم پور
پٹیالہ - سنور - سامانہ - بسی اور	شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ
غوث گڑھ - نکودال	چوہدری عبد السلام صاحب کاٹھ گڑھ
پائل	مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری -
دہلی	محمد فضل الہی صاحب میرٹھ
جموں	مرزا احمد بیگ صاحب سیالکوٹ
کراچی	ڈاکٹر حاجی خانصاحب
کوئٹہ	بابو فضل احمد صاحب کوئٹہ
منصوری	شیخ غلام نبی صاحب ڈیرہ دون -
ڈیرہ دون - سہارنپور	حافظ سید عبد الوحید صاحب منصوری
بریلی - شاہجہان پور	سید صادق علی صاحب رینجر ٹینک پور
مراد آباد	سید طفیل احمد صاحب - چندوسی
آگرہ	ڈاکٹر عبد الکریم صاحب متھرا
سیجے پور	خواجہ شمس الدین صاحب آگرہ
لکھنؤ - الہ آباد - کانپور	بابو احمد جان صاحب

نام جماعت جس کا معائنہ کرنا ہے	اسماء گرامی احباب معائنہ کنندگان
بھاگلپور	حکیم خلیل احمد صاحب
مونگھیر	مولوی علی احمد صاحب - ایم - اے - بھاگلپور
کٹک	پروفیسر عبد القادر صاحب کلکتہ
حیدر آباد دکن	سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد - دکن
قادیان	مولوی شیر علی صاحب - مولوی سید سرور شاہ صاحب - ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب - منشی سید محمود عالم صاحب انسپکٹر حسابات تو کل حسابات کی بھی پڑتال ..... فرمائیں
گورداسپور - طالب پور بھنگواں / او جلہ - بٹالہ	مرزا محمد شفیع صاحب آڈیٹر قادیان
دھرم کوٹ بگہ	ڈاکٹر احمد الدین صاحب وڈالہ بانگر
اٹھوال	مرزا مبارک بیگ صاحب کلانور
امرتسر	حافظ صوفی غلام محمد صاحب
چک ۱۱۷ چھور	چوہدری محمد شریف صاحب فیروزوالہ
سیدوالہ - کلیان پور - چک ۳۴۳	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ
دھنی دیو چک ۳۳۲ / چک ۲۷۶ گوکھووال	ماسٹر عطا حسین صاحب
گوجرہ و چک ۱۲۱	مولوی محمد نذیر صاحب لائل پور
جھنگ	بابو محمد عالم صاحب مگھیانہ جھنگ
چک ۱۷ جنوبی	چوہدری فتح خانصاحب چک ۴۸
چک ۴۸	چوہدری اللہ داد خانصاحب چک ۳۴
چک ۳۷ و ۳۴ و ۴۰	چوہدری علی بخش صاحب ۳۳
چک ۹۹ و ۹۸ و ۸۶	مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی
سرگودھا و چک ۴۶	ملک شیر بہادر خانصاحب گرداور چک ۳۵ ڈاکخانہ سٹھانک - سرگودھا
بھیرہ	مخدوم محمد ایوب صاحب کوٹ احمدے والہ ڈاکخانہ میانی
ادرحمہ	شیخ مولا بخش صاحب مڈھ رانجھا
مڈھ رانجھا	مولوی خدا بخش صاحب ادرحمہ
مجوکہ	ڈاکٹر منظور احمد صاحب میلانوالی
شادیوال - شیخ پور	ملک برکت علی صاحب گوجرات
کڑیانوالہ	چوہدری احمد الدین صاحب گوجرات
بہاولپور - لودھراں	بابو محمد اکبر خانصاحب ملتان
چک ۳۰ احمد یانوالہ	چوہدری غلام سرور صاحب

جن احباب کے اسماء گرامی اوپر درج کئے گئے ہیں۔ وہ اپنے معائنہ کو ۱۰ اپریل تک ختم کر کے رپورٹ دفتر بیت المال میں بھیجدیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ اپنی تشریف لے جانے کی تاریخ سے بھی جماعت کے عہدہ داران کو مطلع فرمادیں۔ معائنہ میں سب سے اہم اور مقدم فرض یہ ہے کہ جماعت کا بقایا چندہ عام و چندہ خاص وغیرہ وصول کر کے بھجوایا جائے۔ اور جس جماعت کا بجٹ پورا ہو گیا ہو لیکن اُن کے احباب کے ذمہ بقایا ہو۔ وہاں سے بھی احباب سے بقایا لیکر ارسال کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ فقط

نیازمند

عبد المغنی ناظر بیت المال ۳۰-۳-۲۳

اور علی سے افضل ہوں۔

احمدی:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ نبی ہیں اس لئے وہ ان سے افضل ہیں۔ کیونکہ نبی بہر حال غیر نبی سے افضل ہوتا ہے۔

غیر احمدی:۔ مرزا صاحب نے کہا ہے۔ ع صد حسین است در گریبانم۔

احمدی:۔ حضرت اقدس نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ میری جماعت کے سینکڑوں حضرت حسینؓ کی طرح شہید ہونگے۔ چنانچہ وہ صاف طور پر پوری ہو رہی ہے۔

غیر احمدی:۔ مرزا صاحب نے جو پیشگوئی کی ہے۔ کہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا۔
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا۔

یہ کونسا بیٹا ہے؟

احمدی:۔ وہ محبوب بیٹا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ہیں۔ جنہوں نے اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلایا۔ اور تثلیث کے مرکز انگلستان میں جہاں کسی مسلمان بادشاہ کو بھی آج تک مسجد بنانے کی توفیق نہ ملی۔ ایک شاندار مسجد بنا کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔

غیر احمدی:۔ یہ اچھا خدا کا محبوب ہے۔ کہ تمام مسلمانوں کو کافر کہتا اور ان کے بچوں تک کا جنازہ پڑھنے سے بھی روکتا ہے۔

احمدی:۔ تمام غیر احمدی یہ مانتے ہیں۔ کہ امام مہدی اور مسیح موعود کے منکر کافر ہونگے۔ یہ الگ امر ہے۔ کہ ان کے خیال میں ابھی وہ آنے والا ہے۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ وہ آگیا ہے۔ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں۔ کہ مسیح موعود کے منکر کافر ہیں۔

غیر احمدی۔ مرزا صاحب نے چشمہ معرفت میں لکھا ہے۔ کہ انسان کی زبان اور ہو۔ لیکن الہام دوسری زبان میں ہو۔ تو یہ بالکل فضول اور لغو ہے۔ اور پھر خود کہا ہے۔ کہ مجھے عبرانی وغیرہ میں الہام ہوئے۔

احمدی۔ وہاں ویدوں کی زبان کے متعلق حضور نے فرمایا ہے۔ کیونکہ ویدک دھرمی یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وید الیشوری زبان یعنی سنسکرت میں نازل ہوئے۔ جو کہ انسانی زبان نہ تھی۔ اور کوئی انسان بھی سمجھ نہ سکتا تھا۔ اس پر آپ نے لکھا ہے۔ کہ اگر کسی انسان کی بھی وہ زبان نہ ہو۔ بلکہ محض الیشوری ہو۔ تو اس میں الہام نازل کرنا بے فائدہ ہے۔ اسی لئے انسان کا لفظ تحریر فرمایا ہے۔ نہ یہ کہ جو کسی شخص کی زبان ہو۔ اس کے سوا اور کسی زبان میں الہام نہیں ہو سکتا۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اعتراض ہوگا۔ آپ کو بھی فارسی میں الہام ہوا۔ ع۔ ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔

غیر احمدی۔ مرزا صاحب نے خود ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی اپنے متعلق لکھی۔ کہ اس نے شایع کیا ہے۔ میں ۱۴ ساون تک فوت ہو جاؤنگا۔ چنانچہ اس کے مطابق آپ فوت ہوگئے۔

احمدی۔ عبد الحکیم نے اپنے الہامات جدیدہ شایع کر کے ۱۴ ساون تک والا الہام اگر تھا بھی تو منسوخ کر دیا۔ چنانچہ اس نے لکھا۔ "میرے الہامات جدیدہ جو مرزا غلام احمد کے متعلق ہیں۔ اپنے اخبار میں شایع کر کے مشکور فرمادیں۔" "مرزا ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر مر جائیگا۔" (پیسہ اخبار و اہلحدیث ۱۵ رمئی ۱۹۰۸ء) چونکہ عبد الحکیم نے خود اپنے پہلے الہامات کو منسوخ کر کے یہ شایع کیا۔ کہ آپ ۲۱ ساون کو فوت ہونگے۔ تو اللہ تعالے نے اس کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کو پہلے ہی وفات دیدی۔

غیر احمدی:۔ مرزا صاحب نے کہا تھا۔ میرا محمدی بیگم سے نکاح ہوگا۔ اور یہ تقدیر مبرم ہے۔

احمدی۔ اس پیشگوئی کے دو حصے تھے۔ اول احمد بیگ کی موت دوم سلطان محمد کی موت کے بعد محمدی بیگم کا نکاح میں آنا جب احمد بیگ دوسری جگہ نکاح کر دینے کی وجہ سے بموجب پیشگوئی چھ ماہ کے اندر ہی ہلاک ہوگیا۔ تو سلطان محمد پر خوف طاری ہوا۔ چنانچہ باوجود حضرت اقدس کے اعلان کے کہ "اگر جلدی کرنا ہے۔ تو اٹھو سلطان محمد کو بے باک بناؤ۔ اور تکذیب کا اشتہار دلاؤ۔ پھر خدا تعالے کی قدرت کا تماشہ دیکھو" اس نے حضور کے خلاف ایک لفظ تک نہ لکھا۔ بلکہ لکھا تو یہ کہ "میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک۔ بزرگ۔ اسلام کا خدمتگذار شریف النفس۔ خدا یاد پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں" پس جس طرح یونس علیہ السلام کی قوم خدا تعالی کے حضور عاجزی کر کے عذاب سے بچ گئی۔ اسی طرح سلطان محمد بھی توبہ کر کے عذاب سے بچ گیا۔ محمدی بیگم کا حضور کے نکاح میں آنا سلطان محمد کی موت پر موقوف تھا۔ اور اس کا مرنا شوخی اور شرارت کرنے پر موقوف۔ جب وہ ڈر کر ہلاکت سے بچ گیا۔ تو پیشگوئی اسی طرح پوری ہوئی جس طرح حضرت یونس کی پیشگوئی۔ کہ چالیس دن میں عذاب آجائیگا۔ پوری ہوئی۔ تقدیر مبرم بھی سلطان محمد کے تکذیب کرنیکی صورت میں تھی۔ جیسا کہ حضور نے انجام آتھم میں فرمایا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے ساتھ ہر جگہ شرط ہے۔ پس اگر سلطان محمد اپنے خوف اور توبہ کا اظہار نہ کرتا۔ تو اس کا مرنا اور پھر محمدی بیگم کا حضور کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم تھا۔

غیر احمدی:۔ لو تقول علینا کے معیار کی رو سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ آپ تو مجنون تھے۔

احمدی۔ تمہارے پہلے بھائیوں نے بھی انبیاء کو ساحر مجنون کہا تھا۔ پھر اگر یہی بات ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ مجنون تھے۔ تو تمہارے اس قدر مخالفت کرنیکی کیا ضرورت ہے۔ کیا باقی مدعیان نبوت جو پاگل ہیں۔ ان کا مقابلہ بھی تم اسی طرح کرتے ہو۔ جب ساری دنیا اور سب کو چھوڑ کر صرف حضرت مرزا صاحب کی ہی مخالفت کر رہی ہے۔ اور مولویوں کو بھی ہر وقت حضور کی مخالفت کر کے لوگوں کو باز رکھنا مقصود ہے۔ تو یہ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ آپ خدا تعالی کے سچے نبی اور مجنونوں کو عقلمند بنانے والے تھے۔

غیر احمدی۔ مرزا صاحب نے حج نہیں کیا۔ اسلئے وہ سچے نہیں۔

احمدی۔ تمہارے اصول کے مطابق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی صادق نہ ہونگے۔ (نعوذ باللہ) کیونکہ آپ نے زکوۃ نہ دی۔ دراصل ہر کام کے لئے شرائط ہوتے ہیں حج کے لئے استطاعت سبیل شرط ہے۔ حضرت اقدس کو رستہ کا امن حاصل نہ تھا۔ نیز آپ کو ایسی بیماری تھی جس سے لمبا سفر نہ کر سکتے تھے۔ پس حج آپ پر فرض ہی نہیں ہوا۔ پھر مجمع البحار میں لکھا ہے۔ کہ مسیح موعود کا حج خدمت اسلام کرنا ہے۔ پس حضور علیہ السلام نے یہ حقیقی حج کیا۔

غیر احمدی۔ مرزا صاحب نے موت اور زلزلوں وغیرہ کے متعلق پیشگوئیاں کیں۔

احمدی۔ خدا تعالی کے نبی ماننے والوں کیلئے بشیر اور مخالفوں کیلئے نذیر ہوتے ہیں۔ دیکھنا صرف یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔ ان کے پورا ہونے سے تو تم نے بھی انکار نہیں کیا۔ اور نہ کر سکتے ہو۔

غیر احمدی۔ دیانند کے ساتھ بہت سے لوگ ہوگئے۔ کیا وہ سچا تھا۔

احمدی۔ میں نے تو ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا پیش کیا تھا۔ کہ جو خدا تعالی پر جھوٹا افترا کرتا ہے۔ وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ دیانند کا کوئی الہام یا وحی تو پیش کرو۔ یہ قانون الہام اور وحی کا دعوی کرنیوالوں کے متعلق ہے۔ پھر دیانند نے تو ایسی تعلیم دی جسکی طرف خود لوگ جا رہے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ایسی تعلیم پیش کی جو تمام مسلمان فرقوں بلکہ تمام مذاہب کے خیالات کے خلاف تھی۔ لیکن پھر بھی آپ نے ترقی کی یہ آپکی صداقت کی دلیل ہے۔

اس مناظرہ میں مستری عبد الکریم نے جو اعتراضات کئے۔ وہ تمام بعینہ نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ یہ ظاہر ہو جائے۔ کہ وہ بالکل مرتد ہو چکا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا منکر ہے۔ خاکسار نے علاوہ وفات مسیح کے دس دلائل اور مسیحؑ کی زندگی پر دس سوالات کے حضرت احمد علیہ السلام کی صداقت پر چھ قرآنی معیار پیش کئے۔ اور حضور کی بارہ روز روشن کی طرح پوری ہونیوالی پیشگوئیاں بیان کیں۔ جنکا جواب عبد الکریم نے آخری دم تک باوجود بار بار یاد دلانیکے نہ دیا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ تمام غیر احمدیوں خصوصاً حافظ محمد شفیع اور محمد مسعود پر مردنی سی

چھا گئی تھی جسکا اظہار انہوں نے دوسرے وقت کا مناظرہ شروع ہونے سے پہلے اس طرح کر دیا کہ اب مولوی عبد الکریم مناظرہ نہیں کریگا۔ بلکہ جس کو ہم چاہیں کھڑا کر دینگے۔ ہمارے صدر نے پبلک پر اچھی طرح واضح کر دیا کہ مستری نے ہم کو دس مناظرے کرنیکا چیلنج دیا۔ اور ہم نے منظور کر لیا۔ اب اسکا فرض ہے۔ کہ بقیہ مناظرے خود کرے اس کے بعد دوسرے غیر احمدی مولوی بھی اگر چاہیں۔ تو ہم ان سے مناظرہ کرتے جائینگے۔ لیکن بیچارے عبد الکریم کی عجیب حالت تھی۔ آخر بیچارہ میدان چھوڑ کر چلا گیا۔ حتی کہ ہمارے زور دینے پر صرف مباہلہ کے متعلق بھی مناظرہ کرنیکے لئے آمادہ نہ ہوا۔ مستری عبد الکریم کے ارتداد کا یہ کھلا کھلا ثبوت جہاں احمدیت اور حضرت

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور علما فریفتہ ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا۔ اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور محض افادہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے اکسیر البدن جملہ دماغی وجسمانی واعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زرد رو کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔

ڈاکٹر صاحب کی شہادت جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے میمو ملک برہما میں اپنے ایک دوست کیلئے آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن منگوائی تھی۔ انہوں نے اس کا استعمال کیا۔ میں نومبر میں تبدیل ہو کر کلکتہ آگیا۔ اور اسکے نتیجہ کا بہت مشتاق تھا۔ کل ہی ان کا خط ملا ہے کہ انہیں اکسیر البدن سے بیحد فائدہ ہوا۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد ارسال فرمائیں۔

اکسیر معدہ یہ امراض معدہ وسینہ کا لاثانی علاج اور بکثرت دودھ گھی ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے۔ اگر آپکو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے۔ تو آپ کیلئے سادہ غذا بھی نعمت عظمےٰ ورنہ مرغن اور لذیذ غذائیں بھی وبال جان۔ اکسیر معدہ۔ ہیضہ۔ بدہضمی کمی بھوک۔ اپھارہ۔ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ تشنگی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ ریاح وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہے خوراک چار رتی۔ قیمت فی شیشی جو کہ ایک ماہ کے لئے کافی ہے صرف ۲ روپے۔

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت مکرم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق لکھتے ہیں۔ کہ مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے قطعی صحت دی۔ اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایات رفع ہو گئیں۔ اس کے لئے میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

قبض کشا گولیاں اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ اور پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپکا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر بدبودار ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال معدہ کا ہے کہ اگر ایک روز کھلکر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی جملہ بیماریوں کی جڑ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت ایک سو گولی صرف ۲ روپے۔

موتی دانت پوڈر ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبو وغیرہ کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ اور انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان گوشت خورہ خون وپیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ مسوڑوں کا درد وغیرہ سے نجات دیتا ہے۔ قیمت ایک

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے عوارض مسوڑوں کیلئے بھی بہت مفید ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب

کمزوری اور ناتوانی کا فوراً علاج کرو

مفرح یاقوتی

یاقوت۔ مشک۔ مرجان۔ مروارید۔ جدوار۔ عنبر۔ زعفران وغیرہ قیمتی ادویات اور جواہرات سے مرکب

ہر کمزور اور ناتوان مرد وعورت اور بچہ کے لئے اکسیر زندگی ہے۔ مفرح یاقوتی دنیا میں ایک ہی مقوی اعضاء رئیسہ اور حرارت غریزی پیدا کرنیوالی اکسیر اور لاثانی دوا ہے۔ کمزوری کی ہر قسم کی امراض کو رفع کرنیوالی اور جسم میں نئے امراض کی پیدائش کو روکنے والی اور صحت کو قائم رکھنے والی نایاب چیز ہے۔ جملہ دماغی وجسمانی و اعصابی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے شافی طور پر کام دیتی ہے۔ تمام دماغی کام کرنیوالوں کیلئے ایک عدیم المثال نعم البدل بے نظیر تحفہ ہے۔ حمل کے ایام میں حفاظت حمل اور وضع حمل کے بعد زچہ اور بچہ کی حفاظت تندرستی کیلئے ضامن صحت ہے۔

المشتہر:۔ حکیم محمد حسین مرہم عیسےٰ موجد مفرح یاقوتی بیرون دہلی دروازہ لاہور

جدید انگلش ٹیچر اور زبان خلق

میاں فضل حسین صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول شملہ۔ مصنف نے ایسے طریق سے کام لیا ہے کہ طالب العلم جلد اور آسانی سے انگریزی سیکھ سکتے ہیں۔ ماسٹر سالگرام صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی مڈل سکول جاڈلہ ضلع ہوشیارپور بلا استاد انگریزی سیکھنے والوں کے واسطے بے نظیر کتاب ہے۔

اگر لائق استاد کا کام نہ دے۔ تو ایک ہفتہ کے اندر کل قیمت معہ محصولڈاک واپس۔

ایس گوپال سنگھ سلطان ونڈ ضلع امرتسر۔ میں انگریزی میں بہت ہی کمزور تھا۔ مگر جدید انگلش ٹیچر (مصنفہ صدیق الحسن خان سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول شملہ) کے طفیل انگریزی گرامر بہت اچھی طرح سیکھ گیا ہوں۔ اور اب امید کرتا ہوں۔ کہ امتحان انٹرنس میں ضرور پاس ہو جاؤں گا۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک جو اس لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ کہ یہ کتاب بہت جلد اور آسانی سے انگریزی سکھاتی ہے۔ یہانتک کہ ایک معمولی اردو دان بھی چند ہی روز میں گفتگو اور ترجمہ کرنے لگ جاتا ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ قمر برادرز (الف) شملہ

تبت۔ یارقند۔ چینی۔ ترکستان۔ کشمیر

کا ہر قسم کا مال

از قسم قالین۔ نمدہ۔ فرجاونماز۔ یارقندی کھدر۔ یارقندی رومال۔ کستوری۔ جدوار۔ ممیرہ۔ زیرہ۔ سفیدہ۔ زعفران۔ زیرہ۔ سلاجیت۔ کشمیری ساڑھیاں۔ کشمیری پٹی۔ دھسے۔ لوئیاں۔ پشمینے۔ کار چوبی وغیرہ وغیرہ کے متعلق اس پتے سے خط و کتابت کریں:۔ محمد یوسف بی اے۔ اعلیٰ بک ایجنسی۔ صفا کدل۔ سرینگر

ہندوستان کی خبریں

——— کراچی ۔ ۲۱ مارچ ۔ حکومت کی طرف سے زیر دفعہ ۳ قانون مجریہ ۱۸۵۸ء لالہ منگت رائے آریہ کو جو آریہ یوتک سبھا کے سیکرٹری ہیں ۔ اور سندھ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبر ہیں ۔ نوٹس دیا گیا ہے ۔ کہ وہ فوراً برطانوی ہند سے نکل جائیں ۔ کیونکہ ان کی موجودگی امن عامہ کے لئے خطرہ ہے ۔

——— نئی دہلی ۔ اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی توسیع اس وجہ سے کرنے کے لئے کوشش ہو رہی ہے ۔ کہ انتخابی حلقوں کو سائمن کمیشن کی رپورٹ اور گول میز کانفرنس کے نتیجہ پر رائیں دینے کا موقعہ مل جائے ۔

——— نئی دہلی ۔ ۲۲ مارچ ۔ آج اسمبلی میں مسٹر ابراہیم نے تحریک پیش کی ۔ کہ چاندی پر محصول لگانے کی تجویز خارج کردی جائے ۔ مگر تقسیم آراء پر تحریک نامنظور ہو گئی ۔

——— لاہور ۔ ۲۲ مارچ ۔ گورنر باجلاس کونسل نے پنجاب گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں پنجاب میں وہ فلمیں دکھانے کی ممانعت کردی ہے ۔ جن میں گاندھی جی کی روانگی کے نظارے ہیں ۔

——— نئی دہلی ۔ ۲۴ مارچ ۔ اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ایینے نے یہ تحریک پیش کی ۔ کہ کارڈ کی قیمت ایک پیسہ اور لفافہ کی قیمت دو پیسہ کردی جائے ۔ تقسیم آراء پر تحریک نامنظور ہو گئی ۔

——— دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ پروفیسر اندر (خلف شردھانند) اور مہاشہ نرائن داس یوم آزادی پر باغیانہ تقریریں کرنے کے جرم میں گرفتار کر لئے گئے ۔

——— نئی دہلی ۔ ۲۲ مارچ ۔ وائسرائے اور لیڈی اروِن کو توقع ہے کہ وہ شملہ جانے سے قبل شمالی مغربی سرحدی صوبہ کا ایک مختصر دورہ کرینگے ۔ صحیح تاریخوں کا فیصلہ اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے کے بعد کیا جائیگا ۔

——— گورداسپور ۔ ۲۱ مارچ ۔ سردار بشن سنگھ ذیلدار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور نے بندوق سے خودکشی کرلی ۔ بندوق بھر کر نالی منہ میں رکھکر بندوق کا گھوڑا پاؤں سے دبا دیا ۔

——— دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے کہ جنیوا میں جو ہندوستانی ڈیلیگیشن بھیجا جائے اس کے ساتھ بطور لیڈر ایک ہندوستانی بھی ہو ۔

——— رنگون ۔ ۲۲ مارچ ۔ مسٹر جے ۔ ایم سین گپتا کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ۔ مجسٹریٹ نے انہیں دو مقدمات میں دس دس دن قید کی سزا دی ہے ۔ دونوں سزائیں ایک ساتھ ہی شروع ہونگی

——— لاہور ۔ ۲۳ مارچ ۔ پنجاب گزٹ کی تازہ اشاعت میں گورنر باجلاس کونسل نے پولیس ایکٹ مجریہ ۱۹۲۲ء (منافرت کی ترغیب دینا) کو نافذ کر دیا ہے ۔

——— احمد آباد ۔ ۲۴ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ گاندھی جی کے ایک مسلمان دوست نے کانگریس کے کام کے لئے انہیں ۵۰ ہزار روپیہ دیا ہے ؂

——— رام پور کی تازہ اطلاع ہے ۔ کہ نواب صاحب پر فالج کا حملہ ہوا ۔ اور ممکن ہے ۔ شاید یہ خطرناک صورت اختیار کر جائے

——— سورت ۔ ۲۴ مارچ ۔ سرکاری ایجنسی کی وساطت سے نمک کو راکھ میں ملایا جاتا ہے ۔ دیہاتیوں نے سرکاری مزدوروں کا کامل مقاطعہ کیا ہوا ہے ۔ اور ان کو سامان خوراک بلکہ پانی تک نہیں ملتا ۔ اور وہ یہ نوساری سے لاتے ہیں ۔ سرکاری حکام ریاست بڑودہ کے بنگلہ واقع نوساری میں مقیم ہیں ۔

——— گوجرانوالہ ۔ ۲۴ مارچ ۔ دروازہ لاہوری کے ریلوے پھاٹک پر جب گاڑی پہونچی ۔ تو ایک عورت معہ ایک چھوٹی لڑکی کے وہاں کھڑی تھی ۔ لڑکی بھاگ کر لائن کو عبور کرنے لگی ۔ پھاٹک والا لڑکی کو بچانے کے لئے دوڑا لیکن بیچارہ خود بھی انجن کی لپیٹ میں آگیا ۔ ادھر لڑکی کی والدہ بھی جوش مادری میں اس کے پیچھے دوڑی ۔ اور وہ بھی گاڑی کے نیچے آگئی

——— کلکتہ ۔ ۲۴ مارچ ۔ جریدہ انگلش مین کلکتہ کے مالکوں نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ آئندہ دوشنبہ سے روزانہ انگلش مین بند کر دیا جائے ۔ اور اس کی جگہ ہر دوشنبہ کو صرف ہفتہ وار انگلش مین شایع کیا جائے ۔ یہ اخبار ۱۸۲۱ء میں جاری ہوا تھا یعنی اس کو ۱۰۹ سال ہو چکے ہیں ۔

——— نئی دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ مجلس آئین ساز ہند میں مندرجہ ذیل اصحاب کو سٹینڈنگ ریج کمیٹی کا رکن منتخب کیا گیا ۔ مسٹر فضل رحمت اللہ ۔ چوہدری محمد اسماعیل ، حاجی عبداللہ ہارون ۔ سید مرتضیٰ صاحب اور راجہ غضنفر علی صاحب ؂

——— بمبئی ۔ ۲۳ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ گورنمنٹ نے مسٹر گاندھی کی خبروں پر سنسر بٹھا دیا ہے ؂

——— لاہور ۔ ۲۴ مارچ ۔ آج دوپہر کو بندہ بیراگی کے بت پر دوسری مرتبہ حملہ کیا گیا ۔ ایک سکھ نے پھر بت توڑ دیا ۔

——— نئی دہلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ مشترکہ ریاستی امور میں پنجاب کی ریاستوں میں اتحاد اور اشتراک پیدا کرنے کے لئے کپورتھلہ میں پنجاب کے فرمانروایان ریاست اور وزرائے اعظم کا ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ مجوزہ تنظیم کا نام پنجاب سٹیٹس ایسوسی ایشن قرار پایا ۔ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ اس انجمن کے پہلے صدر منتخب ہوئے ؂

ممالک غیر کی خبریں

——— لنڈن ۔ ۲۰ مارچ ۔ ایوان عام میں مسٹر فریمین کے جواب میں وزیر ہند نے کہا ۔ کہ میں میڈیکل کونسل کی عدم منظوری سندات عطا کردہ ہندوستانی یونیورسٹی کے متعلق حکومت ہند سے خط و کتابت کر رہا ہوں ۔ میری دلی تمنا اور خواہش ہے ۔ کہ باہمی تصفیہ کی کوئی صورت نکل آئے ۔

——— لنڈن ۔ ۱۹ مارچ ۔ لارڈ بیلفور ڈ ۸۲ سال کی عمر میں انتقال کر گئے ۔ آپ کے احترام میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوان بند ہو گئے ۔ آپ ۱۹۰۲ء میں وزیر اعظم ہوئے تھے ۔ سرکاری خدمات کے علاوہ آپ نے گرانقدر علمی خدمات بھی انجام دیں ۔

——— شنگھائی ۔ ۲۰ مارچ ۔ بجلی کا ایک تار جل جانے کی وجہ سے ایک سنیما میں آگ لگ گئی ۔ اور عمارت تباہ ہو گئی ۔ اب تک ملبہ میں سے ۷۰ آدمیوں کی نعشیں برآمد ہو چکی ہیں ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ تقریباً سو آدمی ہلاک ہوئے ہیں ۔

——— لنڈن ۔ ۲۰ مارچ ۔ ایک شخص نے دارالعوام میں تماشائیوں کی گیلری سے کچھ اشتہار پھینکے ۔ اور مقدمہ سازش میرٹھ کے اسیروں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے ”مزدور حکومت کو تباہ کردو“ کے نعرے لگائے ۔ نیز اجنبیوں کی گیلری سے ایک عورت نے بھی کچھ اشتہار پھینکے ۔ اور ”ہندوستانی اسیروں کو رہا کردو“ کا نعرہ لگایا ۔ دونوں نے اشتراکی ہونے کا اقبال کیا ۔ اور پولیس نے ایوان کا اجلاس برخاست ہونے تک انکو زیر حراست رکھا ۔

——— لنڈن ۔ ۲۱ مارچ ۔ مسٹر چاولا اور ان کا ہمراہی سوا بارہ بجے دوپہر کرائیڈن میں پہونچا ۔ جہاں ان کا خیر مقدم کیا گیا ۔ گورنر جنرل ہند نے مسٹر چاولا کو ۷ ہزار روپے انعام دینے کا اعلان کیا ہے ۔ ہز ہائی نس آغا خان نے پرواز کے لئے جو شرائط رکھے تھے ۔ وہ سوائے اس کے کہ مسٹر چاولا ایک اور شخص کو اپنے ہمراہ لے گئے ۔ سب پورے ہو گئے ہیں ؂

——— قاہرہ ۔ ۲۱ مارچ ۔ مصر کے طبی وفد کو جو حاجیوں کے ساتھ مکہ معظمہ جا رہا تھا ۔ ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ وہ سویز کو واپس آجائے ۔ کیونکہ حکومت حجاز نے ایسی موٹر کاروں کو جن پر مصری جھنڈا لہرا رہا ہو ۔ جدہ میں جہاز سے اترنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ؂

——— طہران ۔ ۲۰ مارچ ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ بندر عباس میں آتشزدگی سے ۴۹۳ مکانات جل گئے ۔ اور چند آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے ؂

——— بغداد ۔ ۲۳ مارچ ۔ شاہ فیصل نے نوری پاشا کو کابینہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر الامان کے لئے قادیان سے شایع کیا)